REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPERS
FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P. 67.

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

جلد ۲۲
ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر:- جاوید اقبال اختر

شمارہ ۱۹
شرح چندہ
سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۵ روپے
ممالک غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN

۶ ربیع الثانی ۱۳۹۳ ھ — ۱۰ ہجرت ۱۳۵۲ ہش — ۱۰ مئی ۱۹۷۳ ع

اخبار احمدیہ

قادیان ۸ ہجرت (مئی)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۲۹ اپریل کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور انور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔
احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں کامیابی کے لئے دعائیں جاری رکھیں اللہ تعالیٰ ہمیشہ اپنا فضل شاملِ حال رکھے آمین۔

★— حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کمزور چلی آ رہی ہے۔ احباب سیدہ ممدوحہ کی صحت و سلامتی کے لئے بھی دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۸ ہجرت (مئی)۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مع اہل و عیال خیریت سے ہیں البتہ محترم حضرت سید میر داؤد احمد صاحب کی وفات کے صدمہ کا طبائع پر بہت اثر ہے۔ اللہ تعالیٰ جملہ اہلِ خاندان کا ہر طرح حافظ و ناصر رہے آمین۔

★— محترم حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب فاضل کو چند دنوں سے معمولی دردِ نقرس کی تکلیف ہے عام صحت بفضلہ تعالیٰ ٹھیک ہے۔ نیز جملہ درویشانِ کرام خیریت سے ہیں۔ آج کل پنجاب شدید گرمی کی لپیٹ میں ہے۔

سیرالیون (مغربی افریقہ) میں تبلیغِ اسلام

چھ نئی جماعتوں کا قیام۔ ۱۲۷ افراد کا قبولِ اسلام۔ پانچ اہم جگہوں پر مساجد کی تعمیر
تبلیغی اور تربیتی دورے۔ پریس، ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے ذریعہ تبلیغِ اسلام

از مکرم سید منصور احمد صاحب بشیر مبلغ سیرالیون

پرائمری و سیکنڈری سکول

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ اس ملک میں ۲۱ پرائمری سکول اور پانچ سیکنڈری سکول کامیابی سے چلا رہی ہے۔ ان سکولوں میں دو صد کے قریب پاکستانی اور لوکل اساتذہ ہزاروں طلباء کو زیورِ تعلیم سے آراستہ کرنے کے علاوہ صحیح اسلامی تعلیم سے بھی آگاہ کر رہے ہیں۔
ان اسکولوں کی کارکردگی کو بہتر بنانے کے لئے ہیڈ ماسٹر اور پرنسپل صاحبان کو مکرم امیر صاحب کی طرف سے خاص ہدایات بھجوائی جا چکی ہیں۔ عربی کے اساتذہ کو بھی تاکید کی گئی ہے کہ بچوں کو منظم طریق پر اسلامی تعلیم سے آگاہ کریں۔ اسلامی کتب کی جو یہاں کمی ہے اسے پورا کرنے کے انتظامات بھی کئے جا رہے ہیں۔ اس کے لئے دو کتابچے ایک دینی معلومات اور دوسرا قرآن و حدیث کی دعاؤں پر مشتمل شائع کرنے کا انتظام کیا گیا ہے۔

وقفِ عارضی

گذشتہ سالوں میں یہاں کے لوکل اور اسی طرح پاکستانی دوست وقفِ عارضی کے تحت مختلف جماعتوں میں تعینات کئے جاتے رہے ہیں۔ اور اس سلسلہ میں بہت اچھا کام ہوتا رہا ہے۔ چنانچہ اس سال بھی دس دوستوں کو دو دو کے وفود کی صورت میں مختلف جگہوں پر تعینات کیا گیا۔ شمالی صوبہ کے ایک اہم مقام لنسر (LANSAR) میں اس تحریک کے ماتحت ایک کامیاب جلسے کا انتظام کیا گیا۔ یہ جلسہ ٹاؤن ہال میں ہوا۔ لاؤڈ اسپیکر کا انتظام جماعت کی طرف سے کیا گیا تھا۔ مکرم مولوی عزیز الرحمٰن صاحب خالد اور مکرم مولوی مقبول احمد صاحب ذبیح کو اس کے لئے خاص طور پر بھجوایا گیا۔ یہاں مکرم منیر احمد صاحب اور مکرم محمد صادق صاحب اساتذہ بَو سیکنڈری اسکول کو بَو سے بھجوایا گیا تھا۔ اسی طرح جورو سکول کے دو اساتذہ مکرم بشیر احمد صاحب عارف مکرم نسیم احمد صاحب اور ڈاکٹر محمد اسلم صاحب نے بھی جورو کے قریب ایک پبلک جلسہ منعقد کیا جس میں لاؤڈ اسپیکر کا انتظام تھا۔ مولوی عزیز الرحمٰن صاحب خالد نے اس میں تقریر کی۔

مساجد

مساجد، اسلام میں ایک نمایاں اہمیت کی حامل ہیں۔ اور اسلامی اثر و نفوذ کے پھیلانے میں بھی انہیں بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ اس لئے اہم مقامات پر مساجد بنانے کا پروگرام مشن کی طرف سے شروع ہے۔ جنوبی صوبہ کے صدر مقام بَو میں حضور نے اپنے دستِ مبارک سے ایک مرکزی مسجد کا سنگِ بنیاد رکھا تھا۔ گزشتہ سال اس کی تعمیر شروع کی گئی۔ اب یہ مسجد تقریباً مکمل ہو چکی ہے اسی طرح مشرقی صوبہ کے صدر مقام کنیما میں بھی ایک عظیم مسجد بنائی جا رہی ہے۔ اس پر اب چھت ڈالنے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ اس کے لئے وہاں کی جماعت اور مبلغ مولوی عزیز الرحمٰن صاحب خالد مل کر پوری کوشش کر رہے ہیں۔ مشرقی صوبہ میں دو اور جماعتوں LEVUMA — اور — GBEWABU میں مساجد مکمل ہو چکی ہیں۔ شمالی صوبہ میں YELE کی پرانی جماعت نے ایک بہت خوبصورت مسجد بنائی ہے۔ اس کے اخراجات زیادہ تر وہاں کے لبنانی احمدی دوست مکرم محمد مصطفیٰ صاحب نے دیئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ آئندہ مزید مساجد تعمیر کرنے کا پروگرام زیرِ غور ہے۔

احمدیہ بک شاپ

ملک کے دار الخلافہ فری ٹاؤن میں مشن کی طرف سے ایک بک شاپ بھی کئی سالوں سے کام کر رہی ہے اس میں مذہبی لٹریچر کے علاوہ اسکولوں کی کتب بھی مہیا کی جاتی ہیں۔ یہ بک شاپ یہاں کے مسلمانوں کو مذہبی کتب مہیا کر کے ان کی نمایاں خدمت کر رہی ہے۔

اخبار "دی افریقن کریسنٹ"

مشن کی طرف سے ۱۹۵۶ء سے یہ اخبار شائع کیا جا رہا ہے۔ درمیان میں یہ کچھ عرصہ بند بھی رہا۔ لیکن گزشتہ تین سال سے یہ باقاعدہ شائع ہو رہا ہے۔
چونکہ یہ ملک کا پہلا اور واحد اسلامی اخبار ہے اس لئے مسلمانوں اور غیر مسلموں میں بھی ایک خاص اہمیت کا حامل ہے۔ اس اخبار میں قرآن مجید، حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے اقتباسات کے علاوہ ہر ماہ اسلامی تعلیمات پر مشتمل ٹھوس مضامین شائع کئے جاتے ہیں۔ اسی طرح اس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے علاوہ مشن اور دنیائے احمدیت کے متعلق زیادہ سے زیادہ معلومات بھی پڑھنے والوں تک پہنچائی جاتی ہیں، کہ کس طرح اسلامی تعلیم احمدیت کے ذریعہ دنیا میں پھیلائی جا رہی ہے۔ اس اخبار کی ظاہری تزئین پر بھی خاص توجہ دی گئی۔ اس مقصد کے لئے اب اسے بَو کی بجائے فری ٹاؤن سے چھپوایا جا رہا ہے۔ اور اس کی طباعت کا انتظام ایک اچھے پریس میں کیا گیا ہے۔

پریس۔ ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر تبلیغ اسلام

یہاں کے اہم اخبارات میں مشن کی طرف سے مختلف مواقع پر اسلامی تعلیمات پر مشتمل مضامین اور خبریں شائع کروائی جاتی رہیں۔ یہاں کے ایک بڑے اخبار THE NATION میں ہر جمعہ کو ایک مضمون اس سلسلہ میں مکرم امیر صاحب کی طرف سے شائع ہوتا رہا۔ "THE VOICE OF ISLAM" یعنی اسلام کی آواز کے عنوان کے تحت اس ہفتہ وار مضمون سے غیر از جماعت دوست بھی بہت فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اور ملاقات کے وقت جماعت کی علمی برتری کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔
ریڈیو پر دوسرے مسلمانوں کے ساتھ جماعتِ احمدیہ کو مناسب نمائندگی دی جاتی ہے۔ اس عرصہ میں

(باقی دیکھئے صلا پر)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے وہاب آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان ... سے شائع کیا

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۱۰ ہجرت ۱۳۵۲ ہش

تندیٔ بادِ مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب!

قرآنِ عظیم نے اِس حقیقت کو بار بار بیان فرمایا ہے کہ الٰہی جماعتیں اپنے اپنے زمانہ میں ابتلاؤں اور طوفانوں کے صبر آزما مراحل میں سے گزرا کرتی ہیں۔ اُنہیں قدم قدم پر بے شمار مشکلات اور حالات کا سامنا ہوتا ہے۔ اور مخالفینِ حق مختلف قسم کے مکائد سے کام لے کر ان کے ایمان و یقین کے لئے امتحان بن جایا کرتے ہیں۔ تاریخِ انبیاء کے ہر ورق پر یہ حقیقتیں مرقوم ہیں۔ لیکن آج تک دنیا میں ایک بار بھی تو ایسا نہیں ہؤا کہ کوئی الٰہی جماعت اپنے مقصد کے حصول میں ناکام رہی ہو ——!!

یہ فتنے اور آزمائشیں ہی ہیں جو الٰہی جماعتوں کے لئے بیداری اور ترقی کے سامان پیدا کرتی ہیں۔ اور فتنوں میں جوں جوں شدت پیدا ہوتی ہے، اتنا ہی الٰہی جماعتوں کے افراد کے اندر قربانی کا جذبہ ترقی کرتا ہے۔ اور اسی نسبت سے ان کے اندر خود اعتمادی کی وہ قوت اُبھرتی ہے جس سے کام لے کر وہ صبر اور استقامت کے ساتھ ابتلاؤں کے طوفانوں میں سے بسلامت گزر جاتے ہیں۔ اس صبر و استقامت کے ساتھ ایک بہت بڑا ہتھیار اُن کے پاس ہوتا ہے۔ اور وہ **دُعا** ہے، جو ایک طرف انہیں اللہ تعالےٰ کی نصرت پر یقین عطا کرتی ہے۔ اور دوسری طرف وہ دلوں کی گہرائیوں سے نکل کر عرشِ عظیم پر درِ اجابت کی زنجیر کو ہلاتی ہے۔ یہی آج تک الٰہی جماعتوں کا طُرّۂ امتیاز رہا اور یہی آئندہ رہے گا۔

یہ ایک بالکل قدرتی بات ہے کہ ہماری جماعت جوں جوں دُنیا میں پھیلتی جارہی ہے توں توں ہمارے مخالفین آتش زیرِ پا ہو رہے ہیں۔ وہ تو ہمیں برصغیر کے حدود کے اندر بھی برداشت کرنے کو تیار نہ تھے، چہ جائیکہ ہم آفاق تک پھیل جائیں۔ اور ساری دُنیا میں تبلیغ و اشاعتِ اسلام کے مضبوط مرکز قائم کردیں۔ اور ہر روز ایسی خبریں آنے لگیں کہ فلاں ملک کے فلاں شہر میں ایک نئی احمدیہ جماعت قائم ہوگئی ہے۔ یا فلاں ملک میں ہم نے اتنے مشن اور سکول کھول دیئے ہیں۔ اور فلاں ملک میں جماعتِ احمدیہ کا ذاتی ریڈیو سٹیشن قائم ہو رہا ہے۔

پس جہاں ہماری روز افزوں ترقیاں ہمارے لئے مسرت کے سامان پیدا کرتی ہیں۔ وہاں ہمارے حاسدین جماعتِ احمدیہ کی ترقی پر چیں بجبیں ہو کر اس کے خلاف کئی قسم کے حربے استعمال کرتے ہیں۔ یہ سب کچھ اللہ تعالےٰ کی سنّتِ مستمرہ کے مطابق وقوع پذیر ہو رہا ہے۔ جماعت کی ترقی بھی اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے عین مطابق ہو رہی ہے۔ اور مخالفین کی مخالفت بھی۔ یہ دونوں چیزیں ساتھ ساتھ چلتی رہیں گی۔ تا آنکہ جماعت اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے ساتھ اپنی منزلِ مقصود کو پالے گی۔ اور حاسدین اپنے ہی حسد کی آگ میں جل کر راکھ ہو جائیں گے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"اے میرے دوستو! جو میرے سلسلۂ بیعت میں داخل ہو خدا ہمیں اور تمہیں اِن باتوں کی توفیق دے جن سے وہ راضی ہو جائے۔ آج تم تھوڑے ہو اور تحقیر کی نظر سے دیکھے گئے ہو۔ اور ایک ابتلاء کا وقت تم پر ہے اسی سنّت اللہ کے موافق جو قدیم سے جاری ہے ہر ایک طرف سے کوشش ہوگی کہ تم ٹھوکر کھاؤ۔ اور تم ہر طرح سے ستائے جاؤ گے اور طرح طرح کی باتیں تمہیں سُننی پڑیں گی۔ اور ہر ایک جو تمہیں ہاتھ یا زبان سے دکھ دے گا اور خیال کرے گا کہ اسلام کی حمایت کر رہا ہے اور کچھ آسمانی ابتلاء بھی تم پر آئیں گے. تا تم ہر طرح سے آزمائے جاؤ۔ سو تم اس وقت سُن رکھو کہ تمہارے فتح مند اور غالب ہو جانے کی یہ راہ نہیں کہ تم اپنی خشک منطق سے کام لو۔ یا تمسخر کے مقابل پر تمسخر کی باتیں کرو۔ یا گالی کے مقابل پر گالی دو کیونکہ اگر تم نے یہی راہیں اختیار کیں تو تمہارے دِل سخت ہو جائیں گے ...... خدا بڑی دولت ہے۔ اس کے پانے کے لئے مصیبتوں کے لئے تیار ہو جاؤ۔ وہ بڑی مُراد ہے۔ اس کے حاصل کرنے کے لئے جانوں کو فدا کرو...... نماز میں بہت دُعا کرو۔ اور رونا اور گِڑگِڑانا اپنی عادت کر لو تا تم پر رحم کیا جائے۔" (ازالہ اوہام صفحہ ۴۴۶)

پس جماعت کی عظیم الشان ترقیات کے ساتھ جہاں قربانیوں کے میدان میں قدم آگے بڑھانے کی ضرورت ہے وہاں اپنی تمام تر ہمت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑانے کا بھی وقت ہے۔ کہ وہی ہمارا ملجا اور وہی ہمارا ماوٰی ہے۔ وہی ہمیں توفیق اور ہمت عطا فرما سکتا ہے۔ کہ ہم دنیا میں اسلام کو سربلند کریں اور سیّد المرسلین حضرت خاتم النبیّین **محمّد** رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو دُنیا کے ہر گوشے میں قائم کریں۔

گو یہ ایک کٹھن کام ہے جو بڑی عزیمت اور غیر معمولی قربانی چاہتا ہے۔ لیکن ہم اسّی سالہ تجربہ سے عین الیقین حاصل کر چکے ہیں کہ ہماری حقیر مساعی اور قربانیوں کو اللہ تعالےٰ نے نوازا ہے۔ اور دُنیا کے بیشتر ممالک میں احمدیت نے ہزار مخالفتوں کے باوجود اسلام کا جھنڈا گاڑ دیا ہے۔ اب اسے لے کر آگے بڑھنے کا کام ہے۔ اور ہم ایک اور ایک دو کی طرح یقین رکھتے ہیں کہ اپنے پیارے امام ہمام کی قیادت میں ہم اللہ تعالیٰ کی تائید اور نصرت کو جذب کرتے ہوئے پہلے سے بھی تیز رفتار کے ساتھ آگے بڑھیں گے۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔ حضرت مصلح موعودؓ نے کیا ہی خوب فرمایا ہے ؎

تاجِ اقبال کا سر پر ہے مزیّن تیرے
نصرت و فتح کا اُڑتا ہے ہواؤں پرچم

(ف۔ا۔گ)

حضرت سید میر داؤد احمد صاحب کی بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین

وفات اور تدفین کے متعلق مختصر کوائف

نوٹ:- حضرت میر داؤد احمد صاحب کی وفات حسرت آیات کی اطلاع ربوہ سے بذریعہ تار بروز لنڈن وصول ہونے کے بارے میں بدر کے گزشتہ شماروں میں خبر شائع ہو چکی ہے۔ اب مرحوم کی وفات اور تدفین کے بارے میں خاکسار کے نام مکرم مختار احمد صاحب ہاشمی کا جو خط محررہ ۲۸/۴ موصول ہؤا ہے وہ شائع کیا جارہا ہے۔ احبابِ کرام مرحوم کی بلندیٔ درجات کیلئے دعائیں کریں۔ (مرزا وسیم احمد قادیان)

مکرمی محترمی صاحبزادہ صاحب سلّمکم اللہ تعالےٰ!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ محترم جناب سیّد میر داؤد احمد صاحب کی المناک وفات کی اطلاع قبل ازیں بذریعہ تار دے چکا ہوں۔ جو مل چکی ہوگی مسلسل علاج معالجہ ہوتا رہا۔ مگر مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ آخر وقتِ مقدر آپہنچا۔ اور ۲۴/۲۵ اپریل کی درمیانی شب ایک بجکر ۳۵ منٹ پر میر صاحب اپنے آقائے حقیقی کے حضور حاضر ہوگئے۔ اِنّا لِلّٰہ و اِنّا الیہ راجعون۔ چند راتوں سے میرا معمول تھا کہ رات کو سوتے وقت ٹیلیفون اپنی چارپائی کے پاس رکھ کر سوتا۔ رات بڑی گھبراہٹ اور بے چینی سے گزری۔ جب فون کی گھنٹی بجی تو دھک سے آنکھ کھل گئی۔ ریسیور اٹھایا تو میاں احمد تھے۔ فرمایا کہ میر صاحب فوت ہوگئے ہیں۔ قادیان تار کا بندوبست کرکے کوٹھی پر آجائیں۔ غسل دینے والوں میں آپ بھی شامل ہیں۔ میری زبان سے اِنّا لِلّٰہ کے الفاظ سُن کر گھر کے سبھی افراد بیدار ہوگئے۔ مبارک احمد انور اور مولوی نور احمد صاحب کو اطلاع دی اور آپ کے لئے ٹیلیگرام لکھ کر دی کہ ابھی تار دلوا دیں۔ چنانچہ ۲ بجے تار دے دی گئی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے تحت تجہیز و تکفین کی کارروائی ہوئی۔ چنانچہ ملک سیف الرحمٰن صاحب۔ مولوی محمد احمد صاحب جلیل۔ سیّد سیّد احمد صاحب ابن حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب۔ خاکسار اور جامعہ احمدیہ کے دو فارغ التحصیل نوجوانوں نے غسل دیا۔ اور کفن پہنایا۔ اور صبح سوا پانچ بجے تجہیز و تکفین مکمل ہوگئی اور اس کمرے میں چارپائی رکھ دی جہاں کہ برف کا پہلے سے انتظام کیا ہؤا تھا نمازِ فجر کے بعد مسجد مبارک کے لاؤڈ اسپیکر سے اہالیانِ ربوہ کو اطلاع دے دی گئی۔ اور جن احباب کے گھروں میں ٹیلیفون لگے ہوئے تھے انہیں رات تین بجے ہی اطلاع دے دی گئی۔ اور بیرونی جماعتوں کو بھی اسی وقت ٹیلیفون اور تاروں کے ذریعہ مطلع کر دیا گیا۔ جونہی اہالیانِ ربوہ کو اطلاع ملی احباب کوٹھی پر بڑی کثرت کے ساتھ آنے شروع ہوگئے۔ مردوں اور مستورات کے لئے آخری دیدار کروانے کا وقت مقرر کر دیا گیا تھا۔ مگر غیر معمولی طور پر احباب کثرت سے تشریف لائے۔ نمازِ عصر کے وقت ہزارہا افراد جمع ہوگئے۔ مسجد مبارک کے باہر صحن میں بھی کئی صفیں بنی ہوئی تھیں۔ پانچ بجے جنازہ کوٹھی سے اٹھایا گیا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ۔ میر صاحب کے خاندان اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان اور صحابہ کرام اور دیگر معززینِ سلسلہ کوٹھی سے باہر لائے۔ ساڑھے پانچ بجے جنازہ احاطہ بہشتی مقبرہ میں پہنچا۔ ہزارہا افراد نے وہاں حضور کی اقتداء میں نمازِ جنازہ پڑھی۔ اور چاردیواری کے اندر حضرت مرزا عزیز احمد صاحب اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبروں کی لائن کے پیچھے دوسری لائن میں حضرت مرزا عزیز احمد صاحب کے پیچھے قبر تیار ہوئی۔ چاردیواری کے اندر ناظران و وکلاء صاحبان۔ صدران و امراء صاحبان۔ کارکنان دارالاقامۃ جامعہ احمدیہ جلسہ سالانہ اور خدمتِ درویشان کو اندر بُلا لیا گیا تھا۔ قبر تیار ہونے پر حضور نے دُعا فرمائی اور افسردگی کے عالم میں پُرنم آنکھوں کے ساتھ واپس آگئے۔ اللہ تعالیٰ اُن کے درجات بلند فرمائے۔ ہماری طرف سے تعزیت قبول فرمائیں۔

خطبہ جمعہ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مقامِ ختمِ نبوّت یعنی مقامِ محمدیّت کے لحاظ سے تمام رسولوں میں منفرد اور ممتاز ہیں

آپؐ صفاتِ باریتعالیٰ کے مظہرِ اتم ہیں، آپؐ کا کلام خدا کا کلام، آپؐ کا ظہور خدا کا ظہور اور آپؐ کا آنا خدا کا آنا ہے

ہم علیٰ وجہ البصیرت یقین رکھتے ہیں کہ آپؐ آخری نبی ہیں اسلئے کہ آپؐ ایسے مقام پر فائز ہیں جس کے بعد کوئی اور روحانی مقام نہیں

از سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہُ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۳۰ امان ۱۳۵۲ ہش مطابق ۳۰ مارچ ۱۹۷۳ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآنِ عظیم میں نبوّت اور رسالت کے متعلق بہت سی بنیادی باتیں بتائی ہیں۔ میں اس وقت ان میں سے بعض کا ذکر کروں گا۔

پہلی بات ہمیں یہ بتائی گئی ہے کہ

انبیاء اور مرسلین

میں بعض کو بعض پر فضیلت بخشی گئی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ۔ (البقرہ - ۲۵۴)

اس کے علاوہ بھی انبیاء کی ایک دوسرے پر فضیلت کا ذکر آتا ہے۔ لیکن قرآنِ کریم نے اس کی تفصیل نہیں بتائی البتہ بعض باتیں بتائی ہیں اور بعض قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض باتوں کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی گئی۔ مثلاً تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ (جو تیسرے سیپارے کی پہلی آیت ہے، اس) میں فضیلت کی ایک وجہ یہ بیان ہوئی ہے کہ بعض انبیاء صاحبِ شریعت ہوتے ہیں۔ اور بعض انبیاء صاحبِ شریعت نہیں ہوتے شاید بعض دوسری جگہ کوئی دوسری وجہِ فضیلت بیان ہوئی ہو۔ لیکن اس وقت میرے ذہن میں مستحضر نہیں لیکن قرآن کریم سے ہمیں یقینی طور پر معلوم ہوتا ہے اور حضرت نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی روشنی میں بھی پتہ چلتا ہے کہ فضیلت کی بعض وجوہ کو بیان کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی گئی۔ باوجود اس کے کہ بعض انبیاء کو بعض پر فضیلت بخشی گئی ہے پھر بھی ہمیں یہ بتایا گیا ہے :-

" لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ " (البقرہ - ۲۸۶)

یعنی فی نفسِ رسالت رسول اور رسول میں فرق نہیں کرنا۔ اسی قسم کی بعض دوسری آیات میں بھی اسی قسم کا مفہوم بیان ہوا ہے۔

پس فضیلت بھی ہے اور ان " رُسُل " میں فرق بھی نہیں کرنا یعنی نفسِ رسالت میں کوئی فرق نہیں ہے جو صاحبِ شریعت رسول ہے اور جو صاحبِ شریعت رسول نہیں ان دونوں رسالتوں میں نفسِ رسالت میں کوئی فرق نہیں، دونوں رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کو اپنی حکمتِ کاملہ سے مختلف زمانوں اور مختلف ممالک میں بسنے والی قوموں کی طرف رسول بناکر بھیجا۔ ان میں ایک رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ایسے بھی ہیں جن کو ساری دُنیا کی طرف سارے زمانوں کے لئے اور تمام بنی نوعِ انسان کی ہدایت کے لئے بھیجا گیا۔ بایں ہمہ نفسِ رسالت میں ان میں اور دیگر رُسل میں کوئی فرق نہیں۔

پس فضیلت بھی ہے اور نفسِ رسالت میں کوئی فرق بھی نہیں ہے۔ یہ رُسل کے

بعض بُنیادی حقائق

ہیں جن کی تفصیل میں مَیں اس وقت نہیں جا سکتا چنانچہ حضرت نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اگر قرآنِ عظیم صرف رسُول کہتا تو نفسِ رسالت میں حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان کوئی فرق نہ رہتا۔ یا حضرت یحییٰؑ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان نفسِ رسالت میں کوئی فرق نہ رہتا۔ اگرچہ فضیلت اپنی جگہ پر ہوتی لیکن اتنی نمایاں فضیلت کہ جو تمام انبیاءؑ سے آپؐ کو ممتاز کر دے اس کی ہمیں سمجھ نہ آتی۔

اِس لئے قرآن کریم نے جہاں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو رسُول کہہ کر رسالت کے مقام پر تمام رُسل اور انبیاءؑ کے برابر کھڑا کر دیا وہاں آپؐ کو ایک اَور اعلیٰ مقام عطا فرمایا جس کا ذکر سُورۂ احزاب کی آیت ۴۱ میں موجود ہے۔ اِس لحاظ سے آپؐ رسُول بھی ہیں اور خاتم الانبیاء بھی ہیں۔ خاتم الانبیاء یا ختم المرسلین۔ ختمِ نبوّت یا ختمِ رسالت کا جو مقام ہے اُسے اسلامی اصطلاح میں مقامِ محمدیّت کہتے ہیں اور اس میں حضرت نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منفرد ہیں۔ یہ وہ فضیلت نہیں جس کا " فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ " میں (نسبتی فضیلت) ذکر ہے۔ نسبتی فضیلت میں بھی نسبتی لحاظ سے اوّل اور آخر ہوتا ہے۔ اگر نفسِ رسالت میں کوئی فرق نہ ہو اور بچشمِ تصوّر ہم تمام انبیاء ایک میدان میں کھڑے ہوں تو مشرق کی طرف سے دیکھیں گے تو شمال والا آخری ہوگا۔ جنوب کی طرف سے دیکھیں گے تو جو نبی غربی کونے میں ہے وہ آخری نبی ہوگا۔ پس ایک تو یہ نسبتی طور پر آخری ہے۔ اس میں کسی فضیلت کا ذکر نہیں بلکہ یہ ایک نسبتی چیز ہے۔ جس زاویہ سے آپ دیکھیں گے مقابلہ کی انتہاء آخری بن جاتی ہے۔

پس فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ بھی

ایک بُنیادی حقیقت

ہے۔ اور لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ بھی اپنی جگہ ایک بنیادی حقیقت ہے **دراصل حضرت نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پیدا کرنے والے ربّ کے حضور جو منفرد مقام حاصِل تھا اس کے اظہار کے لئے آپؐ کو خاتم النبیّین کہا گیا ہے۔ خاتم النبیّین یعنی مقامِ محمدیّت قُربِ اتم کا مقام ہے۔** بالفاظِ دیگر آپؐ صفاتِ باری کے مظہرِ اتم تھے۔ یہ شرف صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصِل ہوا ہے دوسرا کوئی نبی اس مقام تک پہنچ نہیں سکا۔ کہنے والے یہ کہتے ہیں کہ رسالت میں ایک لاکھ بیس ہزار رسول شامل ہیں۔ ان میں ہم نے کوئی فرق نہیں کرنا۔ لیکن مقامِ محمدیّت کے لحاظ سے آپؐ کو جو منفرد مقام حاصِل ہے وہ صفاتِ باری کے مظہرِ اتم ہونے کا مقام ہے۔ اس مقام کو انسانوں کے مقابل میں انسانِ کامل کہتے ہیں۔ اور قُرب کے لحاظ سے اللہ تعالیٰ کے قریب تر دُوسرا کوئی شخص خدا کے پیار کے حصُول میں آپؐ سے زیادہ اور قریب تر ہوا، نہ ہو سکتا ہے۔ غرض اس مقامِ محمدیّت کو بیان کرنے کے لئے مختلف اصطلاحات استعمال کی جاتی ہیں۔

پس سورہ احزاب کی آیت ۴۱ میں ایک تو یہ فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دُوسرے رسُولوں کی طرح ایک رسُول ہیں اور اس جہت سے رسول رسول میں فرق کرنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ اور دوسرے آپؐ خاتم النبیّین ہیں۔ اس جہت سے آپؐ بے مثل و مانند ہیں اور کوئی رسُول آپؐ کے ہم پلّہ نہیں۔ اس حیثیت میں کسی کو آپؐ کے ساتھ منسلک کرنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ اس مقامِ محمدیّت کے لحاظ سے آپؐ تمام رسولوں میں منفرد و ممتاز ہیں۔

پھر سورۂ احزاب کی اس آیتِ کریمہ کے آخر میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا (احزاب - ۴۱)

کہ ہر چیز کا علم اللہ تعالیٰ کو ہے جس کا مطلب یہ ہوا کہ اس بیان کا ایک گہرا اور ضروری تعلق حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے

مقامِ ختمِ نبوّت

یعنی مقامِ محمدیّت کے ساتھ ہے۔ ورنہ بظاہر یہ کہہ کر کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جسمانی طور پر کسی مرد کے باپ نہیں لیکن (۱) اللہ کے رسول ہیں اور (۲) خاتم النبیّین ہیں اور پھر یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ کو ہر ایک چیز کا علم ہے اس میں کوئی حکمت ہونی چاہیئے۔ اس میں کوئی فلسفہ ہونا چاہیئے اِس میں کسی گہرے اور عمیق مضمون کا بیان ہونا چاہیئے چنانچہ میرے نزدیک علاوہ اَور معانی کے

ایک معنے یہ ہیں

کہ اللہ تعالیٰ نے آیۂ کریمہ میں فرمایا ہے کہ

"خاتم النبیین" کے خود معنے نہ کرنا ختم نبوت کے معنے تمہارا پیدا کرنے والا رب تمہیں بتائے گا۔ اگر خود معنے کروگے تو غلطی کھاؤگے۔ اس لئے خود قرآن کریم نے اس کے معنے کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا "وَ رَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجَاتٍ" جس کے ایک معنی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے محمد صلعم کو عرشِ ربِّ کریم تک رفعتِ رُوحانی بخشی۔ قرآن کریم کی ہر آیت اور ہر فقرے اور فقرے کے ہر لفظ کے بہت سے بطون ہوتے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السّلام نے اس کے ایک معنے یہ کئے ہیں کہ ایک وہ رسُول آ جوارفع ہے اپنے درجات کے لحاظ سے اور منفرد ہے رفعتِ رُوحانی میں۔ کوئی رسُول اس مقام میں آپؐ کا شریک نہیں ہے۔ قرآن کریم میں ایک دوسری جگہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے

اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِیْمٍ

(القلم : ۵)

کہ تخلق باخلاق اللہ کے مقام میں کوئی دوسرا انسان تو کیا کوئی دوسرا نبی بھی آپؐ کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ بلکہ کوئی انسان آپؐ کے بلند مقام کی گرد کو بھی نہیں پہنچ سکتا۔ یہ آپؐ کا مقام محمدیت ہے جس میں آپؐ تمام رسولوں سے افضل ہیں۔ قرآن کریم نے بیان فرمایا کہ آپؐ کا کلام خدا کا کلام اور آپؐ کا ظہور خدا کا ظہور اور آپؐ کا آنا خدا کا آنا ہے (پہلے آسمانی نوشتوں نے بھی اسی رنگ میں اس مفہوم کو بیان کیا ہے) فرمایا

جَآءَ الْحَقُّ وَ زَهَقَ الْبَاطِلُ

(بنی اسرائیل : ۸۲)

اس آیہ کریمہ کی تشریح کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ حق کے لفظ سے اللہ تعالیٰ قرآن عظیم کی تعلیم اور کامل شریعت اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود ہر سہ مراد ہیں۔ ان معنی کی لحاظ حقیقی تو یہ ہے پس یہاں ہو سکتا ہے۔ قرآن کریم نے مقام محمدیت یعنی مذکورہ منفرد مقام کو مختلف طریقوں اور مختلف زاویوں سے بیان کیا ہے۔ چنانچہ ہم عاجز بندوں کو تصویری زبان میں

مقامِ محمدیّت کی حقیقت

کے سمجھانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج سے نوازا جو ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا "مقام محمدیت" مقام خاتم النبیین اور اس نسبت سے دوسرے انبیاء کے ساتھ آپؐ کا تعلق بڑی وضاحت سے ظاہر ہو جاتا ہے۔ اس کو حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اس کو اپنے تفسیر صغیر کے نوٹوں میں بھی بیان فرمایا ہے۔ اور وہ یہ کہ "معراج" میں مقام محمدیت کی حقیقت بیان کی گئی ہے اور اس کی امتِ مسلمہ کے سامنے یہ تصویر رکھی گئی ہے کہ اہل زمین جو نبی نہیں عوام ہیں (اور امت محمدیہ کے فرد ہوں یا دیگر تمام بنی نوع انسان ہوں) ان کو ہم کہیں گے کہ وہ اہلِ زمین ہیں یعنی زمین میں بسنے والے انسان ہیں) اور جنہیں رُوحانی رفعت کا وہ مقام حاصل نہیں جسے ہم رسالت کے نام سے منسوب کرتے ہیں۔ آپؐ نے گویا اہلِ زمین کو فرمایا کہ اپنے زمینی مقام سے اُوپر نگاہ کرو تمہیں پہلے آسمان پر حضرت آدم علیہ السلام نظر آئیں گے۔ تمہیں دوسرے آسمان پر حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ علیہما السلام نظر آئیں گے۔ (واضح رہے کہ ہر آسمان پر ایک ایک یا دو دو کا گروہ علامت کے طور پر ہے۔ یعنی وہ سارا گروہ جو حضرت آدم علیہ السلام کا مقام رکھتا ہے اُن کے لئے پہلا آسمان ہے۔ جن کی رُوحانی رفعت حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ علیہما السلام کے ساتھ نسبت رکھتی ہے اُن کے لئے دوسرا آسمان ہے وعلیٰ ھٰذا القیاس۔ تمہیں تیسرے آسمان پر حضرت یوسف علیہ السلام نظر آئیں گے۔ چوتھے آسمان پر حضرت ادریس علیہ السلام نظر آئیں گے۔ پانچویں آسمان پر حضرت ہارون علیہ السلام نظر آئیں گے چھٹے آسمان پر صاحبِ شریعت حضرت موسیٰ علیہ السلام نظر آئیں گے۔ اور ساتویں آسمان پر غیر شرعی نبی حضرت ابراہیم علیہ السلام نظر آئیں گے اور اس سے بھی اُوپر یعنی عرش رب کریم پر حضرت محمد خاتم النبیّین صلی اللہ علیہ وسلم ہوں گے۔ گویا

حقیقتِ معراج

میں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام عرشِ ربّ کریم ہے یا یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ وہ خدا جو تمام صفاتِ کاملہ حسنہ سے متصف ہے اُس نے اپنے نہایت ہی پیار کے ساتھ مظہرِ اتم الوہیت بنا کر اپنی دائیں طرف آپؐ کو بٹھایا۔ یہ ہے مقام ختم نبوت جو حقیقتِ معراج میں تصویری زبان میں بتایا گیا ہے۔ جسے ایک عام انسان بھی سمجھ سکتا ہے کہ پہلے آسمان پر حضرت آدم علیہ السلام، دوسرے آسمان پر حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ علیہما السلام، تیسرے آسمان پر حضرت یوسف علیہ السلام، چوتھے آسمان پر حضرت ادریس علیہ السلام پانچویں آسمان پر حضرت ہارون علیہ السلام، چھٹے آسمان پر حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ساتویں آسمان پر حضرت ابراہیم علیہ السلام ہوں گے۔ اور اس کے بھی اُوپر مقام محمدیت ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

خدائے ذوالعرش

کے دائیں طرف بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ شرف آپؐ کے مقام کے لحاظ سے اور اس محبت کی وجہ سے ہے جو آپ کو اپنے خدا سے تھی۔ اور اس پیار کی وجہ سے جس سے آپ کو نوازا گیا تھا۔ یہ ہے وہ مقامِ ختمِ نبوت جو خدا تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمایا۔ اب اہلِ زمین جب اس تصویر میں زمین سے آسمانوں کی طرف دیکھیں گے تو جیسا کہ مَیں نے بتایا ہے ایک ایک نبی (اور ایک آسمان پر دو نبیوں) کا ذکر آیا ہے۔ وہ محض نبیوں کے گروہ کی علامت کے طور پر ہے۔ کیونکہ اگر واقع میں ایک لاکھ بیس ہزار پیغمبر دُنیا کی طرف آئے تو پھر تو پہلے آسمان پر حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ بہت سے اور انبیاء بھی ہوں گے۔ اسی طرح دوسرے حتیٰ کہ ساتویں آسمان پر بھی بہت سارے انبیاء ہوں گے۔ تاہم ساتویں آسمان تک پہنچ کر یہ سارے انبیاء ختم ہو جائیں گے۔ اس کے بعد صرف ایک وجود ہوگا۔ وہ اپنے رب سے اتنا پیوست اور ایک جان ہوگا کہ اس کا آنا خدا کا آنا اور اس کا کلام کرنا خدا کا کلام کرنا اور اس کی حرکات خدا کی حرکات متصوّر ہوں گی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس مضمون کو بھی بڑی وضاحت سے بیان فرمایا ہے۔ آپؐ نے فرمایا

جنگِ بدر کے موقع پر

کنکریوں کی جو مٹھی پھینکی گئی تھی وہ دُعاؤں کے نتیجہ میں نہیں بلکہ آپؐ کے اس قربِ الٰہی کے نتیجہ میں تھی اور آپؐ کے صفاتِ باری کے مظہرِ اتم ہونے کی وجہ سے تھی۔ یہ آپؐ کے بلند مقام کا کرشمہ تھا کہ وہ کفار کی آنکھوں میں پڑی اور اُن کی تباہی کا باعث بن گئی۔ سردارانِ مکہ میدانِ جنگ میں اپنی لاشیں چھوڑ کر بھاگ گئے۔ یہ ایک مستقل اور لمبا مضمون ہے۔ اس وقت اس کے بیان کا موقع نہیں۔

مَیں یہ بتا رہا ہوں کہ یہ مقام یعنی عرشِ ربّ کریم پر مقام محمدیت یا مقام ختم المرسلین یا مقام خاتم النبیین اس تصویری اور حقیقۃً بھی اتنا اعلیٰ اور ارفع مقام ہے کہ وہاں تک کوئی اور انسان پہنچ ہی نہیں سکتا۔ یہی وہ مقام اور صاحبِ مقام ہے جس کی خاطر اس ساری کائنات کو پیدا کیا گیا ہے۔ حدیث قدسی "لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ" اسی حقیقت کی مظہر ہے۔ اور اسی لئے یہ وہ مقام ہے جو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس وقت بھی ملا ہوا تھا جب آدم ابھی معرضِ وجود میں نہیں آیا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت بھی خاتم النبیین تھے جب کہ آدم کا وجود مٹی میں کروٹیں لے رہا تھا یہی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان ہے۔ یہی تو آپؐ کا آخری مقام ہے۔ "لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ" میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رسُولوں میں سے ایک رسُول کہا گیا ہے۔ یہ وہ مقام ہے جو سورہ احزاب کی آیہ کریمہ میں "وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ" کے الفاظ میں بیان ہوا ہے جس کے بعد آپؐ کو خاتم النبیین قرار دیا گیا ہے۔ یعنی آپ رسُول ہیں مگر ایسے رسُول کہ آپؐ خاتم النبیین بھی ہیں۔ اور اس لحاظ سے آپؐ تمام رسولوں سے منفرد ہیں۔ غرض ایک طرف فرمایا رسُول رسُول میں فرق نہیں کیا جاسکتا۔ باوجود فضیلت کے فرق نہیں کیا جاسکتا۔ آخر فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ کی آیت کو لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ کی آیت یا آیت کے ٹکڑے نے منسوخ تو نہیں کردیا کیونکہ قرآنِ کریم کی کوئی آیت کوئی فقرہ کوئی لفظ کوئی شعشہ کوئی زیر اور کوئی زبر منسوخ نہیں ہوتی اور نہ کبھی منسوخ ہوئی ہے۔

پس فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ اپنی جگہ پر صحیح اور لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ اپنی جگہ پر درست ہے۔ لفظ رسالت میں کوئی فرق نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رسُول بھی ہیں اس سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ رسالت کے اعتبار سے آپؐ میں اور آدم میں کوئی فرق نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن آپؐ محض ایک رسُول ہی نہیں، بلکہ آپؐ خاتم النبیین بھی ہیں۔ خاتم النبیین کے ارفع مقام کے لحاظ سے کسی اور نبی کو یہ جرأت نہ ہوسکتی کہ وہ اس ارفع و اعلیٰ مقام کا دعویدار بنے۔ اس میں آپؐ منفرد ہیں۔ آپؐ کا مقام خدائے ذوالجلال کے دائیں جانب عرشِ ربِّ کریم پر ہے جسے ہم مقام محمدیت کہتے ہیں۔ اس معنی میں حقیقتاً آپؐ

ایک عظیم الشّان آخری نبی

ہیں۔ اور ہم علیٰ وجہ البصیرت آپؐ کے آخری نبی ہونے پر ایمان لاتے ہیں۔ وہ آخری مقام جو آپؐ کو معراج میں دکھایا گیا۔ اور آپؐ نے اس کی جو تصویر کھینچی ہے ہم اس پر ایمان لاتے ہیں اور آپؐ کو آخری نبی مانتے ہیں۔ ہم تو ایک لمحہ کے لئے بھی یہ کہنے کی جرأت نہیں کرسکتے کہ قرآن کریم یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قسم کے عظیم رُویا اور کشوف اور عظیم رُوحانی تجربات کا انکار کریں۔ اس معنی میں آپؐ تمام انبیاء پر فضیلت رکھتے ہیں کیونکہ آپؐ خاتم الانبیاء ہیں۔ یہی معنے آپؐ پر چسپاں ہوتے ہیں۔ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ اپنی جگہ درست۔ مگر مقام محمدیت مقام ختم نبوت جس کا سورۂ احزاب میں ذکر ہے اس مقام محمدیت میں منفرد ہونے کے لحاظ سے آپؐ آخری نبی ہیں اور خاتم النبیین اور خاتم المرسلین ہیں۔

تاہم وہ بنیادی حقیقت جو معراج کی رات نوعِ انسان کو دکھائی گئی وہ کچھ اَور بھی بتاتی ہے اور وہ یہ ہے کہ مقام محمدیت عرشِ ربِّ کریم پر ہے اگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے کوئی شخص رُوحانی رفعتوں کو حاصل کرتے کرتے ساتویں آسمان تک پہنچ جائے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پہلو میں جگہ پائے تب بھی آپؐ کے آخری نبی ہونے میں کوئی خلل نہیں پڑتا۔ کیونکہ آپؐ کا مقام تو بہت بلند ہے۔ آپؐ آخری مقام یعنی مقام محمدیت پر فائز ہیں اور یہ وہ مقام ہے جس کے بعد کوئی اَور رُوحانی مقام نہیں ہے۔ عرشِ ربِّ کریم کے بعد تو کوئی اَور چیز ہو ہی نہیں سکتی۔ آپؐ اس آخری مقام پر کھڑے ہیں جہاں تک کسی کا پہنچنا

ہی نا ممکن ہے۔ کسی کا آگے بڑھنا شرعاً ناممکن ہے۔ کسی کا آگے بڑھنا انسانی فطرت کے خلاف ہے کیونکہ صفات کا نچوڑ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہے۔ اور آپؐ کا مقام مقام محمدیت ہے عرشِ ربِ کریم ہے۔ اگر کوئی اُمتی آپؐ کی متابعت میں ساتویں آسمان پر بھی پہنچ گیا تو وہ ختم نبوت میں کیسے خلل انداز ہو گیا۔ ختم نبوت کا مقام ساتواں آسمان نہیں بلکہ اس سے بہت بلند بہت پرے ہے۔ اور ختم نبوت یعنی مقام محمدیت کے پرے کوئی چیز نہیں ہے عرش ربِ کریم کے بعد تو کوئی اور مقام نہیں ہے۔ وہاں تک کسی کے جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ نہ ہی اس سے پرے رہ کر ختم نبوت میں کوئی خلل پڑتا ہے۔ مثلاً ہمارے سامنے پہاڑیاں ہیں ایک شخص سب سے اونچے پتھر پر کھڑا ہے۔ وہاں صرف ایک ہی آدمی کھڑا ہو سکتا ہے۔ اب نیچے سے ایک اور شخص اوپر چڑھتا ہے اور چڑھتے چڑھتے وہ اس جگہ تو نہیں پہنچ سکتا۔ دس گز ورے رہ جاتا ہے اس کا دس گز ورے مقام حاصل کر لینے کا یہ مطلب تو نہیں ہوتا کہ وہ دوسرا شخص پہاڑی کے آخری اور سب سے بلند مقام پر کھڑا نہیں ہوا

پس ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی مانتے ہیں اس معنی میں جس معنی میں حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو جو ہمارے محبوب اور پیارے ہیں آخری نبی سمجھنا چاہیئے لیکن بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی پیروی

کے باوجود کوئی شخص پہلے آسمان پر بھی نہیں جا سکتا بعض کہنے والے کہتے ہیں کہ دوسرے آسمان پر بھی کوئی نہیں جا سکتا۔ کہنے والے یہ بھی کہتے ہیں کہ تیسرے آسمان پر بھی کوئی نہیں جا سکتا کہنے والے یہ بھی کہتے ہیں کہ چوتھے اور پانچویں آسمان پر بھی کوئی نہیں جا سکتا۔ اسی طرح چھٹے اور ساتویں تک بھی کوئی نہیں جا سکتا۔ حالانکہ اگر آپؐ کی اُمت میں سے کوئی شخص حضرت آدمؑ کا رتبہ اور آپ کی نعمت حاصل کرے تو مقام محمدیت پر اس کا کیا فرق پڑا۔ وہ تو چھ سات آسمان آپ سے نیچے ہے۔ اسی طرح اگر کوئی آدمی ساتویں آسمان تک پہنچ جاتا ہے (جس کی حدیث میں بھی خوشخبری دی گئی ہے) تو اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ اگر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مقام تک پہنچنے سے ختم نبوت پر اثر پڑتا ہے تو حضرت ابراہیمؑ کا وجود یہ اثر ڈال چکا ہے کسی اور کو رخنہ ڈالنے کی ضرورت [illegible] ہے لیکن فی الواقعہ یہ امر رخنہ نہیں ڈالتا کیونکہ حضرت ابراہیمؑ کی دعاؤں کا ثمرہ آپ کی قربانیوں کا نتیجہ تھا کہ ایک ایثار پیشہ قوم تیار ہو گئی جسے ابراہیم علیہ السلام نے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے استقبال کے لئے تیار کیا تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلیٰ مقام پر اپنے بیٹے حضرت اسمٰعیلؑ علیہ السلام کو قربان کرنے کے لئے تیار ہو گئے تھے۔ اس چیز پر قربان کرنے کے لئے، خدا نے فرمایا تھا میرے عرش پر، میرے عرش کی رفعتوں کے حصول کے بعد میری دائیں طرف بیٹھنے والا تیری نسل میں پیدا ہونے والا ہے۔ اس تخت پر جو تجھے نصیب ہو رہا ہے کہ وہ تیری نسل میں پیدا ہو گا) اللہ تعالیٰ کی حمد کرتے ہوئے اپنی نسل کو اس

ممتاز اور منفرد شخصیت

پر قربان کر دو۔ گویا اس کی تعبیر کچھ اور تھی لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام ظاہری طور پر اپنے بیٹے کو قربان کرنے کے لئے تیار ہو گئے تھے۔

اس کی تعبیر یہ تھی اور تاریخ بھی ہمیں یہی بتاتی ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل سینکڑوں سال تک حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے استقبال کی تیاری کرتی رہی ہے۔ عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ کسی جگہ ڈپٹی کمشنر نے آنا ہوتا ہے تو تین چار دن پہلے تیاری کی جاتی ہے۔ کمشنر صاحب کے لئے آٹھ دس دن پہلے اور صدر مملکت مثلاً امریکہ کا صدر نکسن ہو تو اس کے استقبال کے لئے لوگ کئی مہینے پہلے تیاری کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ مگر وہ عظیم ہستی جس کے مقابل میں، جس سے ارفع کسی انسان نے پیدا نہیں ہونا تھا اس کے استقبال کے لئے صدیوں کی تیاری کی ضرورت تھی۔ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک قوم تیار کی جانی تھی جس نے آپؐ کا استقبال کرنا تھا۔ اور آپؐ کی قوتِ قدسیہ اور روحانی اثرات کو قبول کرنا تھا جس نے اپنے عمل سے یہ ثابت کرنا تھا کہ جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے بیٹے کو خدا کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار ہو گئے تھے [illegible] کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ [illegible] پر خدا کی خاطر قربان کرنے کے لئے تیار ہیں یہ وہ ذبح عظیم ہے جس کی وجہ سے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی جان بچ گئی اور یہی وہ ذبح عظیم ہے جس کی ہزاروں مثالیں ابتدائے دورِ اسلام میں ملتی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام اور آپؐ کے مشن کے دفاع میں میدانِ کارزار میں جو کٹی ہوئی گردنیں نظر آتی ہیں وہ

ذبح عظیم کی درخشندہ مثالیں

ہیں۔ ایک قوم کو تیار کرنے کا حکم تھا جو خدا کی راہ میں اپنی جانیں قربان کر دے۔ ایک بچے کی جان لینے سے کام نہیں بنتا۔ چنانچہ ایک جانثار قوم تیار ہوئی اور اس میں سے کئی بدر کے میدان میں شہید ہوئے۔ پھر وہ جنگ اُحد میں شہید ہو گئے بعد دیگرے ہر جنگ میں شہید ہوتے رہے وہ عرب کے میدانوں میں شہید ہوئے وہ ایران کے میدانوں میں شہید ہوئے وہ روم کے میدانوں میں شہید ہوئے وہ مصر کے میدانوں میں شہید ہوئے وہ مغربی افریقہ کے میدانوں میں شہید ہوئے وہ سپین سے آگے نکل کر فرانس کے علاقوں میں جا نکلے وہ روم تک جا پہنچے جو اس وقت ترکی میں شامل تھا اور پھر یونان تک چلے گئے انہوں نے اپنی جانوں کو خدا کی راہ میں قربان کرتے ہوئے زمین کو اپنے خون سے سرخ کر دیا۔

پس یہ ہے وہ ذبح عظیم جو حضرت اسماعیل کی نسل سے لی گئی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا روحانی رفعتوں کے حصول پر ساتویں آسمان تک پہنچ جانا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مقام محمدیت میں رخنہ اندازی کرنے والا نہیں بلکہ آپ کی عظیم روحانی مہمات میں ممد و معاون بننے والا ہے۔ جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی نسل کو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تیار کیا تھا اگر اسی طرح آج بھی آپؐ کا کوئی روحانی فرزند ایک ایسی جماعت کو تیار کرنے کے لئے کھڑا ہو جو پہلوں کی طرح یا جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسل کی طرح اپنی جانوں کو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے قربان کرنے والے ہوں اور اس وجہ سے وہ شخص یعنی حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا فرزند جلیل حضرت ابراہیمؑ کے ساتھ ساتویں آسمان تک پہنچ جائے تو کوئی جاہل ہی یہ کہے گا کہ اس سے خاتم النبیین کے اندر رخنہ پڑ گیا۔ اور خلل واقع ہو گیا۔ نہ پہلے آنے والوں کے نتیجہ میں رخنہ پڑا اور نہ بعد میں آنے والے اُمتی اور ظلی نبی کے آنے پر خلل واقع ہو سکتا ہے۔ آخری نبی کا یہی وہ مقام یعنی

مقام محمدیت

جس کی رُو سے ہم حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی سمجھتے ہیں۔ اور ہم آپؐ کے اس قول پر بھی یقین رکھتے ہیں جس میں آپؐ نے فرمایا ہے کہ تم میں سے جو بھی تواضع اور عاجزی اختیار کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو روحانی طور پر رفعتیں عطا فرمائے گا۔ مگر ایک وہ بھی ہو گا اِذَا تَوَاضَعَ الْعَبْدُ رَفَعَهُ اللّٰهُ اِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ جس کی عاجزی اور تواضع، جس کی اطاعت محمدؐ اور فنا فی محمدؐ کا رُتبہ اپنی انتہا کو پہنچا ہوا ہو گا۔ وہ عجز کے انتہائی مقام، تواضع کے انتہائی مقام اور عشق محمدؐ کے انتہائی مقام سے سرفراز ہو گا۔ وہ دراصل عجز اور انکساری تواضع کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے پس جس کی یہ کیفیت ہو گی رفعتِ تواضع اور عجز اس کے متعلق خداوند کرتا ہے رَفَعَهُ اللّٰهُ اِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ اللہ تعالیٰ اسے ساتویں آسمان تک پہنچائے گا۔ اور اسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پہلو میں لے جا کر کھڑا کر دے گا۔

پس حضرت ابراہیم علیہ السلام روحانی رفعتوں کے لحاظ سے ساتویں آسمان پر پہنچے لیکن وہ پاک وجود جس نے عرش ربِ کریم پر جگہ پائی تھی اور ختم نبوت سے مشرف ہوا تھا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی رفعتیں آپؐ کے اس مقام میں رخنہ ڈالنے والی نہیں تھیں تو آپؐ کا وہ فرزند جس نے اپنی زندگی کا ہر لمحہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان کر دیا اور

غلبہ اسلام کے لئے

جس کی تڑپ نے اور جس کے دل میں خدا اور اس کے رسولؐ کے پیار نے اور جس کی متضرعانہ دعاؤں نے ایک ایسی قوم پیدا کی جس نے ساری دنیا کے ساتھ جنگ کو قبول کیا لیکن حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنی محبت کا رشتہ منقطع نہیں کیا۔ اس فرزند جلیل کے [illegible] روحانی رتبہ کی وجہ سے جو ساتویں آسمان پر حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کے نیچے ہے اس سے ختم نبوت میں کیسے خلل پڑ گیا۔ یہ ایک سمجھنے کی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کو سمجھائے۔

باقی ہم سمجھتے ہیں کہ جو شخص یہ مسئلہ نہیں سمجھتا وہ دراصل تعلق کی وجہ سے یا جہالت کے نتیجہ میں یا تعصب کی وجہ سے یا روحانی انوار حاصل نہ کرنے کے نتیجہ میں ایسا کرتا ہے کیونکہ امت محمدیہ کے علماء دو مختلف گروہوں (علمائے ظاہر اور علمائے باطن) میں بٹے ہوئے نظر آتے ہیں۔ پہلے لوگوں نے بھی ان کے متعلق یہی کہا ہے اور اب بھی یہی کہا جا سکتا ہے ایک گروہ وہ ہے جس کو خدا تعالیٰ نے قرآن کریم سکھایا اور ایک وہ ہے جس نے خدا سے سیکھے بغیر ہی دکیا کچھ سمجھ کر اور کچھ بغیر سمجھے کے۔ دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ میں اس وقت اس تفصیل میں جانا نہیں چاہتا بہرحال ہم بھی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء اور آخری نبی مانتے ہیں اور اس محکم یقین پر قائم ہیں کہ کوئی شخص روحانی رفعتوں کے لحاظ سے پہلے، دوسرے، تیسرے، چوتھے، پانچویں، چھٹے اور ساتویں آسمان پر پہنچنے کے باوجود

مقام ختم نبوت

میں خلل انداز نہیں ہو سکتا۔ ساتویں آسمان پر پہنچ کر اس کا مقام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام سے نیچے مگر آپؐ کے قریب تر [illegible] ہو گا۔ کیونکہ چھٹے آسمان پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مقام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام کے درمیان [illegible] آسمان کا [illegible] ہے۔ حضرت [illegible] وہ قرب نہیں ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پایا تھا اس واسطے [illegible] جب یہ خواہش پیدا ہوئی کہ وہ [illegible] حضرت رسول اکرم

صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والی تھی تو اس کے ہزارویں حصہ سے بھی تھوڑی جھلک کے نتیجہ میں خَرَّ مُوسٰى صَعِقًا (الاعراف) یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہو کر گر پڑے ۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا کو یہ نظارہ دکھایا ۔ لیکن جو شخص ساتویں آسمان پر پہنچ گیا وہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں ہے ۔ آپ سے پیچھے ہے بلند نہیں ۔ جو شخص یہ کہتا ہے کہ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا انتہائی قرب اور آپ کے قدموں کی خاک میں بیٹھنا میرے لئے فخر کا موجب ہے وہ آپ کے احترام کے منافی کس طرح بات کرنے والا سمجھا جاسکتا ہے ۔ وہ تو آپ کے پیار میں گم ہے اس کی روح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پیوست ہے ۔ وہ تو آپ پر ہر آن فدا ہوتا رہا اور عاجزی سے

خدمتِ اسلام کے کاموں

میں لگا رہا ۔ اس کے وجود میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ کارفرما ہے ۔ اس کی قائم کردہ جماعت آج بھی اس بات پر فخر محسوس کرتی ہے کہ خدا تعالیٰ نے اسے اسی طرح چنا جس طرح پہلے لوگوں کو چنا تھا تا کہ وہ خواب جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دکھائی گئی تھی وہ دوبارہ پوری ہو ۔ دنیا پھر فدائیت اور جانثاری کے نمونے دیکھے جس طرح پہلے اسلام معروف دنیا پر غالب آیا تھا اب پھر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ان جاں نثاروں کی قربانیاں اور جانثاری کے نتیجہ میں اسلام ساری معروف دنیا پر غالب آئے ساری دنیا پر ۔

پس یہ وہ مقصد ہے جس کے لئے ہم اور آپ پیدا کئے گئے ہیں ۔ باقی کسی کو مومن کہنا اور کسی کو کافر کہنا یہ دو طرح سے ہوتا ہے ۔ جس شخص نے اپنا ایمان کسی انسان مثلاً زید کے فتوے کے نتیجہ میں حاصل کیا ہو اس شخص کا ایمان اسی شخص کے کفر کے نتیجہ میں زائل ہو سکتا ہے اور ہو جانا چاہیئے ۔ کیونکہ اس زید نے اس کو مومن کہا ہے ۔ اگر زید بکر کو مومن کہتا ہے اور بکر کہتا ہے کہ مجھے چونکہ زید نے مومن کہا ہے اس لئے میں مومن ہوں ۔ زید اگر کسی وقت بکر کو کافر کہے تو وہ کافر ہو گیا ۔ کیونکہ اس کے ایمان کا منبع اللہ تعالیٰ کی ذات نہیں بلکہ زید کا فتوے ہے ۔ لیکن اگر کسی شخص کو ایمان خدا سے حاصل ہوا ہو اور اس حقیقت کے بعد حاصل ہوا ہو کہ لَا تُزَكُّوا أَنْفُسَكُمْ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقَى جس شخص کو

خدا تعالیٰ نے مومن کہا ہے

خدا کا کوئی بندہ اگر اسے ہزار دفعہ کافر کہے تو وہ کافر نہیں ہو جاتا کیونکہ اس نے اپنا ایمان انسان کے فتوے سے حاصل نہیں کیا نہ کسی سیاسی اقتدار کا سند ہے ۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی کا یہ واقعہ بڑا اہم ، بڑا عجیب ، بڑا دلچسپ ، بڑا پیارا اور بڑی بنیادی حیثیت کا حامل ہے ۔ اور وہ یہ کہ ابھی آپ کو بیعت لینے کا حکم نہیں ملا تھا کہ ہندوستان کے چوٹی کے دو سو علماء نے آپ پر کفر کا فتویٰ لگایا ۔ آپ کے گھر دو سو چوٹی کے علماء کے فتوے تو تھے لیکن آپ کے گھر میں کوئی احمدی نہ تھا کیونکہ ابھی آپ نے بیعت لینی شروع نہ کی تھی ابھی آپ کو

بیعت لینے کا حکم

نہیں ملا تھا ۔ پھر دیکھو وہ جو پہلے دو سو تھے اسی سال میں ہزاروں ہو گئے ۔ بالفاظ دیگر دو سو فتوے ہزاروں فتووں کا رنگ اختیار کر گئے مگر وہ جو اکیلا تھا جس کے ساتھ شروع میں ایک بھی احمدی نہ تھا اس کی آواز جو قرآن کریم کے عشق میں ڈوبی ہوئی ہے اللہ تعالیٰ کے پیار سے لبریز ہے اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں Saturated سیچوریٹڈ ہے ۔ یعنی ایسی محبت جس سے زیادہ محبت ہو ہی نہیں سکتی یہ آواز ساری دنیا میں گونج رہی ہے اور کفر کے فتوے اس کی گرد کو بھی نہیں پا سکے ۔ وہ لوگوں کو دلائل کے ذریعہ بتاتا ہے ان کی

عقل و فراست میں ایک چمک

اور نور پیدا کرتا ہے اور انہیں مسائل سمجھ آجاتے ہیں ۔ چنانچہ جیسا کہ میں نے پہلے بھی کئی بار بتایا ہے یہ اسی چمک کا نتیجہ تھا کہ افریقہ کے ایک بہت بڑے افسر کے دل میں خیال پیدا ہوا ۔ اس نے اپنے بیٹے سے کہا کہ ہمارا یہ اندازہ ہے کہ دس سال تک ہمارے ملک میں احمدیوں کی اکثریت ہو جائے گی ۔ جب اکثریت احمدیوں کی ہو گی اس وقت تم نے بیعت کی تو کیا فائدہ اس واسطے تم ابھی جا کر بیعت کر لو ۔ اب یہ کوئی عقلی دلیل تو نہیں البتہ فراست کی ایک چمک ضرور ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے دماغ میں یہ بات ڈالی اور اس نے اپنے بیٹے کو یہ نصیحت کی عرب کے ایک ملک میں ایک جگہ ایک شخص اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ ایک احمدی دوست سے ملا ۔ اس احمدی دوست نے جب احمدیت کے متعلق باتیں کیں تو اس نے کہا میری بیعت لو ۔ ہمارے اس دوست نے کہا تمہیں احمدیت کا کچھ پتہ نہیں ۔ تم نے سلسلہ کی کتابیں نہیں پڑھیں احمدیت قبول کرنے کے بعد بڑا شور مچتا ہے ۔ راستے میں کانٹے بچھائے جاتے ہیں یہ پھولوں کی کوئی سیج تو نہیں جس پر تم نے لیٹنا ہے ۔ اس لئے پہلے مجھ سے کتابیں لو ان کو پڑھو ، سوچو اور دعائیں کرو ۔ پھر شرح صدر کے بعد بیعت کرو وہ کہنے لگا کہ نہیں میں نے ابھی بیعت کرنی ہے اور اس کی ایک وجہ یہ ہے کہ میں ایک دوسرے

ملک کا رہنے والا ہوں ۔ میرے والد کی وفات پر کئی سال گزر چکے ہیں ۔ میرے والد کی وفات کا وقت جب قریب آیا تو انہوں نے اپنے لڑکوں کو بلایا اور ہمیں وصیت کی کہ خدا تعالیٰ نے مجھے بتایا ہے کہ

امام مہدی ظاہر ہو چکا ہے

میرا باپ وصیت کرتے وقت زار و قطار رو رہا تھا کہ میں بدقسمت انسان ہوں ۔ مجھے امام مہدی کی شناخت کا شرف حاصل نہیں ہوا ۔ مجھے ان کا پتہ نہیں لگ سکا ۔ اس لئے میں تمہیں (اپنے بیٹوں کو) یہ وصیت کرتا ہوں کہ تم جب بھی امام مہدی کا ذکر سنو تو فوراً بیعت کر لینا اور ان کی جماعت میں شامل ہو جانا ۔ اب بتاؤ کیا یہ کسی مبلغ کا کارنامہ ہے ۔ نہیں یہ اللہ تعالیٰ کے فرشتے ہیں جو آسمانوں سے نازل ہوتے اور دلوں میں تبدیلی پیدا کرتے چلے جاتے ہیں ۔ یہ تو انشاء اللہ ہوتا چلا جائے گا ۔ تاہم خدا تعالیٰ نے ہمیں یہ فرمایا ہے کہ دینِ متین اسلام کی تبلیغ کرتے رہو گے تو تمہیں ثواب دے دیا جائے گا ۔ یہ کام تو دراصل خدا کا ہے وہ کر رہا ہے ۔

میں یہ بتا رہا ہوں کہ دنیا جہان کے علماء ظاہر نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب ترین فرزند جلیل پر کفر کے فتوے لگائے ۔ مگر خدا تعالیٰ نے ان کفر کے فتووں کو قبول نہیں کیا اگر وہ انہیں قبول کر لیتا تو احمدیت کو مٹانے کے لئے ایک آدمی کا فتوے کافی تھا ۔ پس اگرچہ احمدیت کو مٹانے کے لئے ساری دنیا اکٹھی ہو گئی غلبہ اسلام کی مہم کو ناکام بنانے کے لئے ایک جہان جمع ہو گیا لیکن خدائے قادر و توانا کے دستِ قدرت سے جاری ہونے والی مہم کی راہ میں نہ دنیا کے حیلے ، نہ دنیا کے اموال اور نہ لوگوں کے فتوے روک بن سکے ۔

یہ مہم روز افزوں ترقی پر ہے

پس یہ تو صحیح ہے مگر دوست اس بات کو کبھی نہ بھولیں کہ اس مقصد کے لئے ہم سے قربانی لی جائے گی اور وہ ہمیں دینی پڑے گی ۔ لیکن دنیا کی کوئی طاقت غلبہ اسلام کی اس مہم کو ناکام نہیں بنا سکتی نہیں بنا سکتی ۔ نہیں بنا سکتی ۔ یہ تو انشاء اللہ کبھی نہیں ہو گا کیونکہ خدا اپنے وعدوں کا سچا ہے وہ اپنے وعدے ضرور پورے کرے گا ۔ یہ تو پیار کا ایک عظیم سلوک ہے تاہم جہاں پیار کی تقسیم کا سوال پیدا ہوتا ہے وہاں بعض شرائط رکھی جاتی ہیں ۔ چنانچہ خدا نے ہمیں یہ فرمایا ہے کہ تم قربانی دو ۔ اپنی استطاعت کے مطابق ایثار دکھاؤ اور مجھ سے پیار کرو ۔ اپنی قوتوں اور استعدادوں کے لحاظ سے صرف مجھ سے ڈرو کسی اور سے نہ ڈرو چنانچہ احمدیت کے خلاف ساری دنیا اکٹھی ہو گئی مگر احمدی کہاں اور کس سے ڈرتے ۔ یہاں بھی مخالفت وہاں بھی مخالفت ۔ مگر یہاں بھی وہاں بھی ہر جگہ احمدیت ترقی کر رہی ہے ۔ یورپ میں بھی ۔ امریکہ میں

بھی ، جزائر میں بھی اور افریقہ میں بھی ۔ مشرقی افریقہ میں بھی اور مغربی افریقہ میں بھی جنوبی افریقہ میں بھی اور شمالی افریقہ میں بھی ۔ احمدیت پھیل رہی ہے چنانچہ بعض دوستوں کے عجیب و غریب حالات سامنے آتے رہتے ہیں ۔ میں نے پہلے بھی بتایا تھا عراق کے ایک بہت بڑے عالم اور مؤتمر عالم اسلامی کے رکن احمدی تھے لیکن بعض حالات کی وجہ سے (قرآن کریم نے بھی بعض حالات میں اخفاء کی اجازت دی ہے) ہمارے ساتھ ان کا ملاپ نہیں تھا ۔ ایک دفعہ جب وہ اپنے ملک سے باہر مؤتمر عالم اسلامی کے اجلاس میں شریک ہونے کے لئے گئے تو انہوں نے مجھے بڑے پیار کا خط لکھا ۔ بالکل ایسے ہی جیسے یہاں سے مخلصین خط لکھتے ہیں ۔ حالانکہ وہ اتنی دور بیٹھے ہوئے تھے ان سے ہماری خط و کتابت بھی نہیں تھی لیکن پیار کے اظہار کے لئے معین الفاظ نہیں ہوا کرتے ۔ پیار تو الفاظ میں سے خود پھوٹ پھوٹ کر باہر نکل رہا ہوتا ہے ۔ چنانچہ جب ان کا خط مجھے ملا تو میں نے اللہ تعالیٰ کی بڑی حمد کی

اسی طرح پچھلے سال کی بات ہے

ایک احمدی دوست ترکی گئے

ان کو ایک ترک ملا کہنے لگا آپ کا جماعت احمدیہ سے تعلق ہے ۔ میری بوڑھی ماں احمدی ہے اور چونکہ وہ بہت بوڑھی ہو چکی ہے ہوٹل میں نہیں آسکتی ۔ آپ وہاں گھر پر چلیں تو اسے بڑی خوشی ہو گی ۔ وہ بڑھیا پتہ نہیں کب سے احمدی ہے لیکن ہمیں اس کا پتہ ہی نہیں تھا کہ وہ کس طرح احمدی ہوئی کن حالات میں احمدی ہوئی ۔ اس تک احمدیت کا پیغام کیسے پہنچا میں سمجھتا ہوں اس قسم کے بوڑھے لوگ شاید درجنوں اور بھی ہوں ۔ میری خواہش ہے ہم کوشش بھی کریں گے ان سے ملاپ ہو جائے ۔ اللہ تعالیٰ زندگی دے ۔ پتہ تو لگے کہ خدا تعالیٰ کے فرشتے احمدیت کے پیغام کو کن راہوں سے لوگوں تک لے گئے اور اس طرح ان کے دلوں میں ایک تبدیلی پیدا ہو گئی

خلاصہ کلام یہ کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مقام محمدیت میں منفرد ہیں ۔ آپ کے سوا کسی شخص کو یہ مقام حاصل نہیں ہے ۔ آپ خاتم النبیین ہیں ۔ اور

روحانی رفعتوں کے لحاظ سے

آپ آخری نبی ہیں ۔ آپ اس وقت سے آخری نبی ہیں جس وقت ابھی آدم کو نبوت تو کیا انہیں یہ مادی وجود بھی عطا نہ ہوا تھا ۔ غرض سب نبوتیں نبوت محمدیہ کے تحت حاصل کی گئی ہیں ۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسی نبوت کی خاطر اور اسی مقام محمدیت کی خاطر ساری کائنات کو پیدا کیا تھا ۔ اس لئے جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کی روحانی رفعت ساتویں آسمان تک پہنچنے کے باوجود ختم نبوت کے منافی نہیں ہے ۔ اسی طرح حضرت آدم علیہ السلام کی روحانی رفعت پہلے آسمان تک پہنچنے کے باوجود ختم نبوت میں خلل اندازی نہیں کر رہی ۔

حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تو یہاں تک فرمایا ہے کہ میرے روحانی فرزند یعنی علماء باطن جو مجھ سے قرآنی علوم حاصل کر کے قرآن کریم کی شریعت کو زندہ اور تابندہ رکھیں گے اور ہر صدی میں آتے رہیں گے وہ بھی انہی انبیاء کی طرح ہیں جن میں سے

کوئی پہلے آسمان تک پہنچا

کوئی دوسرے پر، کوئی تیسرے پر، کوئی چوتھے پر۔ کوئی پانچویں پر۔ کوئی چھٹے پر۔ اور ایک ایسا بھی پیدا ہو گا جو انتہائی عاجزی اور عشق کے راستے مراحل طے کرنے کے بعد اور محبت کی انتہائی رفعتوں کو پالینے کی وجہ سے ساتویں آسمان میں حضرت ابراہیم کے پہلو میں جا پہنچے گا اور سید ولد آدم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں جگہ پائے گا۔ جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کی روحانی رفعت ساتویں آسمان تک پہنچنے پر ختم نبوت کے منافی نہیں پڑتی اسی طرح حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس عظیم روحانی فرزند کی روحانی رفعت ساتویں آسمان تک، آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مقام محمدیت میں کوئی رخنہ اندازی نہیں کرتی۔

دوسرے یہ تصویر بہ حقیقت معراج ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ کسی کی روحانی رفعتیں سات آسمانوں میں محصور ہونے کی وجہ سے مقام ختم نبوت میں کوئی خلل نہیں ڈالتیں کیونکہ وہ ارفع مقام ان کے اوپر کا مقام ہے اور ہمیں یہ کہا گیا ہے کہ روحانی رفعتوں کے حصول کے لئے اپنی اپنی استعداد کے مطابق کوشش کرو۔ ہمیں

یہ بشارت بھی دی گئی ہے

کہ امت محمدیہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک ایسا فرزند جلیل پیدا ہو گا جو ساتویں آسمان تک پہنچ جائے گا تاہم اس کا مقام حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں ہے۔

تیسرے یہ کہ جو شخص انسان کے فتووں سے مومن بنتا ہے انسان کے کفر کے فتوے اس کا ایمان چھین سکتے ہیں۔ مگر جو شخص خدا تعالےٰ کی بشارت کے مطابق ایمان حاصل کرتا ہے اور خدا تعالےٰ کی محبت اور پیار کو پالیتا ہے خدا تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور ہستی اس کے ایمان کو چھین نہیں سکتی خواہ ساری دنیا ہی زور کیوں نہ لگالے۔

بدر کا خلافت نمبر

بدر کا ۲۴ رمئی کا شمارہ خلافت نمبر ہو گا انشاء اللہ۔ جن احباب کی نگارشات ۱۸ رمئی تک پہنچ جائیں گی انہیں شریک اشاعت کیا جا سکے گا۔ اہل قلم احباب سے مضامین بھجوانے کی درخواست ہے

ایڈیٹر

رانچی (بہار) میں احمدیہ تبلیغی کانفرنس کا انعقاد

مرکز سے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی تشریف آوری

مختلف صوبوں کے احمدی احباب کی شرکت۔ تین افراد کی سلسلہ احمدیہ میں شمولیت

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی محمد عمر صاحب فاضل مبلغ سلسلہ مدراس

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ایک دیرینہ خادم اور مخلص بزرگ محترم سید محی الدین احمد صاحب ایڈووکیٹ رانچی کی خواہش پر نظارت دعوۃ و تبلیغ نے رانچی میں ۲۱۔۲۲ ر شہادت ۱۳۵۲ ہش (اپریل) بروز ہفتہ و اتوار ایک احمدیہ کانفرنس کے انعقاد کی منظوری دی۔ کانفرنس کے انتظامات کے لئے ایک استقبالیہ کمیٹی تشکیل دی گئی جس کے صدر محترم سید صاحب موصوف خود تھے اور سیکرٹری محترم مولوی عبد الحق صاحب فضل مبلغ حیدرآباد مقرر ہوئے جو کئی روز قبل رانچی پہنچ گئے تھے۔ صوبہ بہار اور ملحقہ صوبوں کے شہروں میں پوسٹروں اور اردو ہندی پمفلٹوں کے ذریعہ کانفرنس کی تشہیر کی گئی۔ اخبارات میں اشتہارات دئے گئے اور معززین شہر کو دعوت نامے بھیجے گئے۔ محترم سید صاحب کے فرزندوں اور اہل خاندان اور جماعت احمدیہ سملیہ کے پرجوش خدام نے اس کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے مکرم مولوی عبد الحق صاحب کے ساتھ خوب تعاون کیا۔ اللہ تعالےٰ سب کو جزائے خیر بخشے

وفود کی رانچی میں آمد

دورہ اڑیسہ سے فارغ ہو کر ۲۰ ر اپریل کی صبح کو مکرم حکیم محمد دین صاحب اور خاکسار رانچی پہنچے اور مکرم مولانا امینی صاحب تشریف لائے

صوبجات بہار بنگال۔ اڑیسہ اور یوپی کی مندرجہ ذیل جماعتوں سے سینکڑوں کی تعداد میں احباب تشریف لائے موسے بنی مائینز۔ برہ پورہ (بھاگلپور) جاٹباسہ جمشید پور۔ پٹنہ۔ مظفر پور۔ سملیہ۔ گوملہ ہسری۔ پاکوڑ۔ کانپور۔ کلکتہ۔ مرشد آباد۔ مورد کھڑکپور۔ کرڑاپلی۔ بینکال۔ کیرنگ۔

موسے بنی مائینز سے ایک سپیشل بس کے ذریعہ احباب تشریف لائے۔ اور خوب رونق کا باعث ہوئے۔ اور نظم و ضبط کا بہت ایمان افروز مظاہرہ کیا۔

تربیتی اجلاس

۲۰ ر اپریل کو بعد نماز مغرب وعشاء زیر صدارت مکرم حکیم محمد دین صاحب ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا مکرم مولوی عبد الحق صاحب مبلغ سملیہ کی تلاوت قرآن پاک اور مکرم عبد الباقی صاحب ایم اے ایل (برہ پورہ) کی نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی عبد الرشید صاحب ضیاء مبلغ مظفر پور نے نماز باجماعت کے موضوع پر تقریر کی۔ دوسری تقریر خاکسار کی ہوئی جس میں خاکسار نے جماعت احمدیہ کے اس امتیاز پر روشنی ڈالی کہ اس کے افراد دین کو دنیا پر ہمیشہ مقدم رکھتے ہیں۔ آخر میں صاحب صدر نے تبلیغ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ اور دعا کے ساتھ اجلاس ختم ہوا

حضرت صاحبزادہ صاحب کی آمد

یہ امر تمام شرکاء کانفرنس کے لئے بہت ہی مسرت کا موجب بنا کہ اس کانفرنس میں شرکت کے لئے قادیان دار الامان سے حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ تشریف لائے آپ ۲۱ ر اپریل کی صبح کو ۸ بجے رانچی پہنچے تو اسٹیشن پر آپ کا پرتپاک استقبال کیا گیا

جلسہ پیشوایان مذاہب

۲۱ ر اپریل کو جلسہ پیشوایان مذاہب اور ۲۲ ر کو تبلیغی جلسہ مقرر ہوا تھا۔ پہلے دن کے جلسہ کی صدارت شری مان ایس سی ڈوبرہ نے فرمائی۔ محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے تلاوت کی محترم سید محی الدین احمد صاحب نے بزبان انگریزی استقبالیہ ایڈریس پیش کرتے ہوئے فرمایا موجودہ ماحول میں جبکہ ہر طرف مادیت کا زور ہے انسان کی نجات کے لئے روحانیت کی ضرورت ہے۔ نیز مختلف مذاہب کے درمیان اتحاد و یگانگت پیدا کرنے کے لئے پیشوایان مذاہب کی تعلیمات کا مطالعہ کرنا ضروری ہے۔ اسی طرح ایک محبت و پیار بھرا ماحول پیدا کرنے کے لئے پیشوایان مذاہب کی عزت و احترام قائم کرنے کی ضرورت ہے

آپ نے فرمایا جماعت احمدیہ ہمیشہ اس کوشش میں رہی ہے کہ تمام مذاہب کے ساتھ تعلق رکھنے والے علماء کو ایک ہی سٹیج پر جمع کیا جائے اور ان کی مذہبی تعلیمات انہی کی زبانی سنی جائیں اور اس طرح ایک دوسرے کے قریب آنے کی کوشش کی جائے اور اس طرح آپس میں محبت و پیار پیدا کر کے ایک خوشگوار ماحول پیدا کیا جائے۔ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے اس کوشش میں کامیابی حاصل ہو رہی ہے۔ آج کا جلسہ بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

سب سے پہلے آرچ بشپ کرکٹہ نے انگریزی میں تقریر کی جس کا لب لباب یہ ہے کہ مذہب ایک مقدس چیز کا نام ہے اس کا مقصد انسان کو مقدس بنانا ہے اور اسی مقدس مقصد کے حصول کے لئے اس جلسہ کا انعقاد ہو رہا ہے۔ مجھے اس انتظام سے بڑی خوشی ہوئی ہے اور میں جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالےٰ اپنے بندوں کی رہنمائی کے لئے اور ان کی نجات کا سامان کرنے کے لئے نبی اور ہادی بھجواتا ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی آمد کی غرض بھی یہی تھی

دوسری تقریر جناب ڈاکٹر ناگیشور لال نے ہندی زبان میں شری کرشن جی کے متعلق کی۔ آپ نے بتایا کہ ہندوؤں کے تمام اوتاروں میں سے سری کرشن جی کو ایک ممتاز مقام حاصل ہے۔ اسی لئے آپ کو پورن اوتار کہا جاتا ہے۔ بھگوان اپنی تمام طاقتوں کے ساتھ سری کرشن جی کے وجود میں ظاہر ہوئے تھے۔

تیسری تقریر مولانا شریف احمد صاحب امینی کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر ہوئی آپ نے سیدنا حضرت رسول کریم صلعم کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے آپ کے ذریعہ پیدا ہونے والے عظیم الشان روحانی انقلاب کا ذکر کیا۔ اور بتایا کہ اللہ تعالےٰ کوئی جسم اختیار نہیں کرتا بلکہ اپنے برگزیدوں کے ذریعہ اپنی تجلیات ظاہر کرتا ہے انہی برگزیدوں کو ہم نبی یا اوتار یا پیغمبر یا پرافٹ کہتے ہیں۔ فاضل مقرر نے ان سنہری تعلیمات کا ذکر کیا جو بین الاقوامی یکجہتی کے لئے آنحضرت صلعم نے بیان فرمائی ہیں اور بتایا کہ آپ کا وجود بنی نوع انسان کے لئے ہر دور اور زمانہ اور ملک میں اسوۂ حسنہ ہے۔

چوتھی تقریر حضرت بابا نانک جی کے متعلق سردار اوتار سنگھ صاحب آزاد نے کی۔ آپ نے کہا کہ جماعت احمدیہ مبارکباد کی مستحق ہے جس نے ہمیں یہ موقع دیا ہے کہ مختلف مذاہب کے لوگ مل بیٹھ کر ایک دوسرے کے عقاید کو سنیں اور امن و یکجہتی کی فضا پیدا کریں۔ ایسی سبھائیں جن میں گوروؤں، اوتاروں اور پیغمبروں کی مہما کی جائے بہت مفید اقدام ہے اور مبارکباد کا مستحق ہے۔ آپ نے حضرت بابا نانک رح کی مختلف بانیوں کے ذریعہ آپ کی توحید کی تعلیم بیان کی اور اس بانی کو بہت ولولہ انگیز انداز میں پیش کیا کہ

اوّل اللہ نور اُپایا

قدرت دسے رب بند سے
اک نور عتیق سب جگ آ پیا
کیا بھلے کیا مند سے

پانچویں تقریر حضرت بدھ کے متعلق شری ڈاکٹر آنا برن صاحب کی ہوئی۔ آپ نے اس مشترکہ جلسہ کے انعقاد پر بڑی مسرت کا اظہار کیا۔ اور کہا کہ میں اس روحانی سبھا کو خاطب کرتے ہوئے بہت خوشی محسوس کر رہا ہوں۔ دنیا میں جتنے بھی مذاہب ہیں میں ان سب کو ایک خوبصورت باغ کے خوشبودار اور خوبصورت پھول سمجھتا ہوں۔ ہندوستان مختلف مذاہب کا گہوارہ ہے۔ زمانہ سابق میں یہاں سے روحانیت کی کرنیں پھوٹ کر ساری دنیا کو پہنچتی رہی ہیں۔ آپ نے بتایا کہ تمام مذاہب کا نچوڑ ایک ہی ہے۔ اور مذہب کے نام پر کوئی اختلاف پیدا کرنا بڑی نادانی ہے۔ آپ نے حضرت بدھ کی زندگی اور تعلیمات پر روشنی ڈالی جو تب تیاگ اور قربانی پر مشتمل ہے۔

اس جلسہ کی آخری تقریر شری اوبیرائے صاحب کی حضرت رام چندر جی کے متعلق ہوئی۔ آپ نے بتایا کہ اب تک کی تقریروں میں بہترین خیالات کا گلدستہ پیش کیا گیا ہے۔ پیشوایان مذاہب کے احترام میں یہ جلسہ جماعت احمدیہ کا ایک کارنامہ ہے آپ نے شری رام چندر جی کی بعض تعلیمات پیش کیں۔

آخر میں محترم حضرت صاحبزادہ صاحب نے جلسہ سے خطاب فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ ہندوستان کو تاریخی لحاظ سے ایک بہت بلند مقام حاصل ہے۔ جہاں مختلف مذاہب موجود ہیں اس لئے ضرورت ہے کہ تمام مذاہب کے لوگ ایک دوسرے کے پیشواؤں کی تعلیمات کو سمجھ کر ان کا احترام کریں۔ اور ایک دوسرے کے قریب آئیں۔ اسی مقصد کے پیش نظر آج سے کئی سال قبل حضرت بانی سلسلہ احمدیہ اور آپ کے خلفاء نے جماعت احمدیہ کو تمام پیشوایان مذاہب منانے کی ہدایت فرمائی۔ چنانچہ ہماری جماعت اس پر عمل کرتی ہے۔ ہماری جماعت کی ان کوششوں کی تعریف بڑے بڑے لیڈروں اور اخبارات نے کی ہے۔ آپ نے زور دے کر فرمایا کہ دوسرے کے نقائص پر نظر رکھنے کی بجائے اس کی خوبیوں پر نگاہ رکھنی چاہئے۔

صاحب صدر جناب وڈیرا صاحب نے جلسہ کے بارہ میں اچھے خیالات کا اظہار کیا اور جماعت احمدیہ کی تعریف کی۔

دوسرے روز کا پہلا اجلاس

۲۲ اپریل کو صبح ۹ بجے زیر صدارت مکرم مولانا شریف احمد صاحب امینی کانفرنس کے دوسرے روز کا پہلا اجلاس شروع ہوا۔ مکرم مولوی جلال الدین صاحب نیر نے قرآن کریم کی تلاوت کی اور مکرم لطف الرحمٰن صاحب نے نظم پڑھی۔ مکرم محمد عبد الباقی صاحب ایڈووکیٹ برہ کورہ نے ظہور امام مہدی کے بارہ میں معلومات سے پر ایک مقالہ پڑھا۔ مکرم شیخ رجب صاحب کی نظم کے بعد مکرم حکیم محمد دین صاحب نے وفات مسیح علیہ السلام پر تقریر کی آپ نے عقلی و نقلی دلائل سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ثابت کی۔ مولانا امینی صاحب نے وفات مسیح کے مسئلہ کو نہایت وضاحت سے سمجھا کر سامعین کے ذہن نشین کرایا۔

آخری تقریر مکرم مولوی عبد الحق صاحب فاضل کی صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ہوئی۔ آپ نے حضور کے عظیم الشان اور کامیاب کارنامے۔ آپ کے مخالفین کی ناکامی اور آپ کے عالمگیر مشن کی کامیابی پر تاریخی شواہد سے روشنی ڈالی۔

مکرم مبارک احمد صاحب کی نظم خوانی کے بعد محترم صدر صاحب نے عام فہم انداز میں حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت بیان کی۔ ایک بجے یہ اجلاس ختم ہوا۔

دوسرا اجلاس

اس کانفرنس کا آخری اجلاس محترم حضرت صاحبزادہ صاحب کی صدارت میں ۲ بجے شب منعقد ہوا۔ مکرم حکیم محمد دین صاحب کی تلاوت قرآن کریم اور مکرم شمس الدین صاحب والی کی ایک بنگالی نظم کے بعد مکرم مولوی عبد الحق صاحب معلم سلسلہ نے اڑیہ زبان میں تقریر کی آپ نے سابقہ کتب میں سے حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق پیشگوئیاں بیان کیں۔

دوسرے نمبر پر مکرم مولوی عبد الرشید صاحب ضیاء مبلغ مظفرپور بہار نے زیر عنوان "اسلام ایک عالمگیر مذہب ہے" تقریر کی۔ اس کے بعد خاکسار نے "تبلیغ اسلام زمین کے کناروں تک" کے عنوان پر تقریر کی اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف سے اکناف عالم میں کی جانے والی تبلیغی سرگرمیوں کا ذکر کر کے مخالفین احمدیت کے اعتراضات پڑھ کر سنائے۔

مکرم مولانا امینی صاحب نے "ختم نبوت کی حقیقت" پر تقریر کی پہلے آپ نے احمدیت کے عقائد تفصیل سے بیان کئے اس کے بعد مختلف آیات قرآنی اور احادیث اور علمائے سلف کے اقوال سے اجرائے نبوت کو ثابت کیا۔

مکرم مولوی عبد الحق صاحب فاضل سیکرٹری استقبالیہ کمیٹی نے حضرت صاحبزادہ صاحب مقررین منتظمین معاونین اور خاص طور پر محترم سید محی الدین احمد صاحب کا شکریہ ادا کیا

حضرت صاحبزادہ صاحب کا خطاب

سب سے آخر میں حضرت صاحبزادہ صاحب نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اس زمانہ میں اسلام کی حقیقت۔ صداقت اور کامل مذہب ہونے کے اظہار کے لئے جماعت احمدیہ کو قائم فرمایا ہے۔ اس جماعت کے ذریعہ اکناف عالم میں نہایت کامیابی کے ساتھ اسلام کا پیغام پہنچایا جا رہا ہے۔

آپ نے فرمایا ہندوستان میں اس نوعیت کی کانفرنس ہر سال ہر صوبے میں منائی جاتی ہے اس سال خدا تعالیٰ نے سلسلہ احمدیہ کے ایک دیرینہ اور مخلص خادم کو یہ توفیق عطا فرمائی کہ اس علاقہ میں بھی ایک کانفرنس منعقد کی جائے جب مومن ایک صحیح قدم اٹھا لیتا ہے تو پھر وہ مومنانہ عزم کے ساتھ آگے قدم بڑھاتا ہے محترم سید محی الدین احمد صاحب نے بھی ایک مومنانہ قدم اٹھایا اور اس کی تکمیل کی ہے۔ خدا کرے آئندہ بھی اس علاقہ میں کانفرنس ہر سال منعقد ہوتی رہے آمین۔

آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہماری جماعت کے نوجوانوں کو یہ طاقت اور جذبہ عطا فرمایا ہے کہ وہ دوسروں کے مقابلہ میں دینی لحاظ سے سب سے آگے ہیں۔ ان کے اندر خدمت دین اور اشاعت اسلام کی تڑپ ہے۔ اور اس غرض کے لئے قربانیاں کرنے کا حوصلہ ہے۔ نوجوانوں کو یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہئے کہ دنیا ہمارے نمونہ اور عمل کو دیکھ رہی ہے۔ ہم ہزار اچھی باتیں کریں لیکن جب تک ہماری زندگیوں پر اسلام کا گہرا رنگ نہ ہوگا اور ہمارا نمونہ نیک اور پاک نہ ہوگا ہماری باتیں بے اثر جائیں گی۔

آپ نے فرمایا نوجوانوں کو یہ امر ذہن نشین کر لینا چاہئے کہ صحابہ کرامؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حقیقی تعلق کے نتیجہ میں تھوڑے سے عرصہ میں دنیا کے اندر ایک عظیم الشان انقلاب پیدا کیا۔ اسی طرح آج ہم بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند کی جماعت میں شامل ہو کر اور آپ کے ساتھ حقیقی تعلق پیدا کر کے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے خادم بن کر ایک روحانی انقلاب دنیا میں برپا کر سکتے ہیں۔

آپ نے فرمایا یہ اللہ تعالیٰ کی اٹل تقدیر ہے۔ اس نے بہرحال اپنے وعدوں کے مطابق احمدیت کو غالب کرنا ہے۔ ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ اس خوش بختی کو حاصل کرنے کی ہم پوری کوشش کریں اور ہماری جدوجہد میں کوئی کمی نہ رہے۔

آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روحانی ذریت ایک کروڑ سے زیادہ ہو چکی ہے۔ اور آپ کی بیشمار پیشگوئیوں کے مطابق بڑی تیزی کے ساتھ بڑھ رہی ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ہماری ذمہ داریاں بھی بڑھ رہی ہیں اپنی اولادوں کی تربیت کے لحاظ سے بھی اور قربانیوں کے میدان میں آگے بڑھنے کے لحاظ سے بھی۔

اپنی تقریر کے آخر پر آپ نے ایک پرسوز لمبی دعا کرائی۔ رات دس بجے یہ اجتماع ختم ہوا دوسرے روز اللہ تعالیٰ کے فضل سے تین افراد بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کے بہترین نتائج پیدا فرمائے۔ آمین

ضرورتِ معلّم

پورٹ بلیئر (جزائر انڈیمان) میں ایک معلم کی ضرورت ہے جو بچوں کو قرآن کریم باترجمہ مختصر تفسیر۔ اردو اور دیگر مسائل سکھانے کے علاوہ امام الصلوٰۃ خطیب اور تبلیغ و تربیت کا کام بھی کر سکے۔ اور مسجد احمدیہ کی دیکھ بھال بھی کر سکے۔ ایسے دوست کو مقامی جماعت مقدور بھر اخراجات دے گی۔ اور ہر طرح کا تعاون اس کے ساتھ کرے گی۔

جو دوست خدمت دین کا جذبہ رکھتے ہوں ان کے لئے یہ نادر موقع ہے کہ وہ خدمت دین کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں۔ لہٰذا خواہشمند احباب اپنے مکمل کوائف کے ساتھ اپنی درخواستیں نظارت ہذا کو بھجوا دیں۔ تاکہ کارروائی جلد مکمل کی جا سکے چونکہ اس علاقہ میں تامل زبان زیادہ بولی جاتی ہے اس لئے ان کے لئے خدمت کا زیادہ موقع ہے اس لئے کیرالہ کے دوستوں کو زیادہ توجہ کرنی چاہئے

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

خدا تعالیٰ کی خاطر مال پیش کرنے والا

بہت زیادہ برکت حاصل کرتا ہے

وقف جدید کی تحریک میں جن دوستوں کے وعدہ جات حضور ایدہ اللہ کی خدمت مبارک میں پیش کئے گئے ہیں دفتر کے ریکارڈ سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی اکثر دوستوں نے ادائیگی نہیں کی ہے حالانکہ وقف جدید کے سال میں سے پانچ ماہ گزر چکے ہیں۔ وعدہ کرنے والے مخلصین سے درخواست ہے کہ وہ ادائیگی کی فکر کریں۔ اور وعدوں میں اضافہ بھی فرمائیں۔ کیونکہ اکثر دوستوں کے وعدے ان کی حیثیت سے بہت ہی کم ہیں۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ

"اگر کوئی تم میں سے خدا تعالیٰ سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کریگا تو میں یقین رکھتا ہوں اس کے مال میں بھی دوسروں سے زیادہ برکت دی جائے گی۔ کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کی رضا سے آتا ہے۔ پس جو شخص خدا تعالیٰ کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائے گا۔"

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ احباب کرام کو بھی فضل سے قربانی کے میدان میں ہمیشہ اپنا قدم آگے بڑھانے کی توفیق بخشے۔ آمین

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

قسط دوم

رسوم اور بدعات کے خلاف جہاد

از نظارت اصلاح و ارشاد ربوہ

رخصتانہ کے وقت لڑکی کا رونا پسندیدہ نہیں

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:-

"ہندوستان میں یہ مرض بہت زیادہ ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ مسلمانوں کا تعلق اہل ہنود سے ہے اور اہل ہنود میں بیاہ شادی کے موقع پر ایسی رسمیں پائی جاتی ہیں کہ ان کی وجہ سے شادی تماشہ بن جاتی ہے ... مثلاً رخصتانہ کے وقت لڑکی، خواہ کتنی ہی خوش ہو رونا ضروری سمجھا جاتا ہے۔"

(الفضل ۸ اپریل ۱۹۲۷ء)

گالیاں دینا

شادی کے موقع پر فحش کلمات کہنا اور گالیاں دینا نہایت قبیح رسم ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ اس بارہ میں فرماتے ہیں:-

"حکم ہے کہ تقویٰ سے کام لو۔ مگر سنا ہے کہ لوگ خصوصاً عورتیں اس موقع پر گالیاں دیتی اور فحش گیت گاتی ہیں جس سے دل پر زنگ لگتا ہے۔"

(الفضل ۷ فروری ۱۹۲۱ء)

لڑکی والوں کی طرف سے دعوت

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:-

"لڑکی والوں کی طرف سے دعوت جہاں تک میں نے غور کیا ہے ایک تکلیف دہ چیز ہے۔ لیکن اگر لڑکی والے بغیر دعوت کئے آنے والوں کو کچھ کھلا دیں تو یہ ہرگز بدعت نہیں۔ ہاں اگر یہ کہا جائے کہ جو نہیں کھلاتا وہ غلطی کرتا ہے تو یہ ضرور بدعت ہے۔" (الفضل ۱۸ اپریل ۱۹۳۱ء)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی اس بارہ میں جماعت کے لئے ہدایت یہ ہے کہ لڑکی والے زیادہ سے زیادہ موسم کے اعتبار سے صرف چائے کی پیالی یا پانی پیش کر سکتے ہیں۔ کھانے کی کوئی چیز ساتھ نہ ہو۔

دولہا سے لاگ وصول کرنا

حضرت مصلح موعودؓ سے پوچھا گیا کہ حجام ماشکی خاکروب وغیرہ ملازم لوگ جو ماہوار تنخواہ لے کر کام کرتے ہیں شادی کے موقع پر ان کو لاگ دئے جاتے ہیں۔ حضور نے جواب میں فرمایا:-

"نوکروں کو کچھ دینا برا نہیں خوشی کے موقع پر یہ لوگ ضرور طالب ہوتے ہیں اندازاً ایک حد تک مستحق بھی۔"

تنبول ڈالنا

ایک رسم تنبول یعنی نیندرہ ڈالنا ہے۔ اگر نیت یہ ہے کہ میرے ہاں شادی کے موقع پر مجھ کو نیندرہ ملے گا تو یہ جائز نہیں ہے اور اگر غرض یہ ہے کہ امداد کی جائے تو جائز ہے۔

بیوہ کو نکاح سے روکنا

ہندو معاشرہ کے زیر اثر بعض لوگ بیواؤں کو نکاح سے روکتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:-

"اس بد رسم کو مٹا دینا چاہئے کہ بیوہ عورت کو ساری عمر بغیر خاوند کے جبراً رکھا جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۱۴۹)

رہبانیت اختیار کرنا

رہبانیت کو اسلام نے جائز قرار نہیں دیا۔ لیکن اس کے باوجود کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو نفرادکو جو بظاہر دنیا کو تیاگ دینے کے مدعی ہیں تعظیم کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس بارہ میں فرماتے ہیں:

"انسان کا کمال بھی یہی ہے کہ دنیوی کاروبار میں بھی مصروفیت رکھے اور پھر خدا کو بھی نہ بھولے۔ وہ ٹٹو کس کام کا ہے جو بوجھ لادنے کے وقت بیٹھ جاتا ہے اور جب خالی ہو تو خوب چلتا ہے وہ قابلِ تعریف نہیں۔ وہ فقیر جو دنیوی کاموں سے گھبرا کر گوشہ نشین بن جاتا ہے وہ کمزوری دکھلاتا ہے۔ اسلام میں رہبانیت نہیں۔ ہم کبھی نہیں کہتے کہ عورتوں کو اور بال بچوں کو ترک کر دو اور دنیوی کاروبار کو چھوڑ دو۔"

(ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۳۹۸)

حلالہ

ایک ناپاک رسم حلالہ نکلوانے کی ہے بعض مسلمان اس کو جائز قرار دیتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس بارہ میں فرماتے ہیں "قرآن مجید کی رو سے جب تین طلاق دی جاویں تو پہلا خاوند اس عورت سے نکاح نہیں کر سکتا۔ جب تک کہ وہ کسی اور کے نکاح میں آوے اور پھر وہ دوسرا خاوند بلا عمد اسے طلاق دیدے۔ اگر وہ عمداً اس لئے طلاق دے گا کہ اپنے پہلے خاوند سے نکاح کر لیوے تو یہ حرام ہوگا۔ کیونکہ اسی کا نام حلالہ ہے۔"

(ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۲۰۳)

موت فوت کے متعلق رسوم

جزع فزع کی ممانعت

کسی عزیز کی وفات پر اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ انسان انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھے اور راضی بہ قضا ہو کر صبر دکھائے۔ خاوند کی وفات پر عورت چار ماہ دس دن تک اسباب زینت استعمال نہ کرے۔ میت پر اونچی آواز سے رونا اور بین کرنا منع ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"ماتم کی حالت میں جزع فزع اور نوحہ یعنی سیاپا کرنا اور چیخیں مار کر رونا اور بے صبری کے کلمات منہ پر لانا یہ سب باتیں ایسی ہیں کہ جن کے کرنے سے ایمان کے جانے کا اندیشہ ہے اور یہ سب رسمیں ہندوؤں سے لی گئی ہیں۔ ... اگر رونا ہو تو صرف آنکھوں سے آنسو بہانا جائز ہے اور جو اس سے زیادہ ہے وہ شیطان سے ہے۔"

نیز فرمایا:-

"برابر ایک سال تک سوگ رکھنا اور نئی نئی عورتوں کے آنے کے وقت یا بعض خاص دنوں میں سیاپا کرنا ... اور پھر برابر ایک برس تک بعض چیزوں کا پکانا چھوڑ دینا، اس عذر سے کہ ہمارے گھر میں یا ہماری برادری میں ماتم ہو گیا ہے یہ سب ناپاک رسمیں اور گناہ کی باتیں ہیں۔"

پھر فرماتے ہیں:-

"اپنی شیخی اور بڑائی جتلانے کے لئے صدہا روپیہ کا پلاؤ اور زردہ پکا کر برادری وغیرہ میں تقسیم کیا جاتا ہے اس غرض سے کہ تا لوگ واہ واہ کریں ... سو یہ سب شیطانی طریق ہیں جن سے توبہ کرنا لازم ہے۔"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۲۲۲)

فاتحہ خوانی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سامنے سوال پیش ہوا کہ کسی کے مرنے کے بعد چند روز لوگ ایک جگہ جمع رہتے اور فاتحہ خوانی کرتے ہیں۔ یہ دعائے مغفرت ہے۔ اس میں کیا مضائقہ ہے۔ فرمایا

"ہمارا مذہب تو یہی ہے کہ اس رسم کی کچھ ضرورت نہیں۔ ناجائز ہے۔ جو جنازہ میں شامل نہ ہو سکیں وہ اپنے طور پر دعا کریں۔ یا جنازہ غائب پڑھ دیں"

(ملفوظات جلد نہم صفحہ ۲۷۷)

ایک اور مقام پر فرمایا:-

"یہ درست نہیں بدعت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت نہیں کہ اس طرح صف بچھا کر بیٹھتے اور فاتحہ خوانی کرتے تھے۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۳۱۵)

قُل خوانی

اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"قل خوانی (جو مرنے والے کی وفات پر تیسرے دن کی جاتی ہے) کی کوئی اصل شریعت میں نہیں ہے .... ہمیں تعجب ہے کہ یہ لوگ ایسی باتوں میں امید کیسے باندھ لیتے ہیں۔ دین تو ہمیں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ملا ہے۔ اس میں ان باتوں کا نام تک نہیں۔ صحابہ کرامؓ بھی فوت ہوئے کیا کسی کے قل پڑھے گئے؟ صدہا سال کے بعد اور بدعتوں کی طرح یہ بھی ایک بدعت نکل آئی ہوئی ہے۔"

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۱۰۱)

چہلم

مرنے کے بعد چالیسویں دن چہلم کی مجلس منعقد کی جاتی ہے اور مرنے والے کے نام پر کھانا پکا کر تقسیم کیا جاتا ہے۔ اس رسم کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"یہ رسم نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ کی سنت سے باہر ہے۔"

(اخبار بدر ۱۴ فروری ۱۹۰۷ء)

ختم قرآن

میت کو ثواب پہنچانے کی خاطر قرآن مجید پڑھنے کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"مردہ پر قرآن ختم کرانے کا کوئی ثبوت

نہیں۔ صرف دعا اور صدقہ میت کو پہنچتا ہے۔"

(بدر ۱۴ مارچ ۱۹۰۴ء)

نیز فرمایا:۔

"قرآن شریف بھی حرز سے حلقہ باندھ کر پڑھتے ہیں یہ سنت سے ثابت نہیں ملاں لوگوں نے اپنی آمد کے لئے یہ رسمیں جاری کی ہیں۔" (الحکم ۱۰ نومبر ۱۹۰۷ء)

مُردوں کو ثواب پہنچانے کی خاطر کھانا پکانا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ اگر کوئی شخص سید عبد القادر جیلانیؒ کی روح کو ثواب پہنچانے کی خاطر کھانا پکا کر کھلا دے تو کیا جائز ہے؟ آپؑ نے فرمایا:۔

"طعام کا ثواب مُردوں کو پہنچتا ہے گزشتہ بزرگوں کو ثواب پہنچانے کی خاطر اگر طعام پکا کر کھلایا جائے تو یہ جائز ہے۔ لیکن ہر ایک امر نیت پر موقوف ہے۔ اگر کوئی شخص اس طرح کے کھانے کے واسطے کوئی خاص تاریخ مقرر کرے اور ایسا کھانا کھلانے کو اپنے لئے قاضی الحاجات خیال کرے تو یہ ایک بت ہے اور ایسے کھانے کا لینا دینا سب حرام اور شرک میں داخل ہے۔"

(بدر ۸ اگست ۱۹۰۷ء)

اسقاط کی رسم

ایک رسم اسقاط کی ہے۔ میت کو دفنانے کے بعد دائرہ کی صورت میں چند لوگ بیٹھ جاتے ہیں۔ امام صاحب قرآن مجید پڑھ کر دوسرے صاحب کے ہاتھ میں تھما دیتے ہیں اور وہ اسے اگلے صاحب کو دے دیتے ہیں۔ اسی طرح قرآن مجید ایک ہاتھ سے دوسرے ہاتھ میں جاتا اور چکر کھاتا ہے اور بالآخر پڑھنے کا ثواب میت کو بخش دیا جاتا ہے اور سمجھ لیا جاتا ہے کہ اس طریق سے میت کے گناہ جھڑ جاتے ہیں۔ اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:۔

"بالکل بدعت ہے اور ہرگز اس کے واسطے کوئی ثبوت سنت اور حدیث سے ظاہر نہیں ہو سکتا۔"

(بدر ۱۴ فروری ۱۹۰۴ء)

پھر فرمایا:۔

"یہ اصل میں قرآن شریف کی بے ادبی ہے" (ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۳۰۹)

قبر پر پھول چڑھانا

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ سے کسی نے دریافت کیا کہ کیا میت کی روح کو خوش کرنے کی نیت سے قبر پر پھول چڑھانا جائز ہے؟ آپ نے فرمایا کہ:۔

اس سے میت کی روح کو کوئی خوشی نہیں ہو سکتی اور یہ ناجائز ہے۔ اس کا کوئی اثر قرآن و حدیث سے ثابت نہیں۔ اس کے بدعت اور لغو ہونے میں کوئی شک نہیں۔"

(بدر ۱۲ اگست ۱۹۰۹ء)

قبر پر چراغ جلانا

بعض لوگ بزرگوں کے مزاروں پر چراغ جلاتے ہیں۔ یہ مشرکانہ بدعت ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے حضرت ابنِ عباس سے روایت ہے۔ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰہُ زَائِرَاتِ الْقُبُورِ وَالْمُتَّخِذِیْنَ عَلَیْھَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ (ترمذی و ابو داؤد) یعنی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت کی اور ان پر جو قبروں پر مسجدیں بناتے ہیں اور ان پر جو قبروں پر چراغ جلاتے ہیں

نذر و نیاز کے لئے قبرستان جانا

اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:۔

"نذر و نیاز کے لئے قبروں پر جانا اور وہاں جا کر منتیں مانگنا درست نہیں۔ ہاں وہاں جا کر عبرت سیکھے اور اپنی موت کو یاد کرے تو جائز ہے"

(ملفوظات جلد ۵ صفحہ ۴۲۳)

قبر پرستی

قبر پرستی کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:۔

"یہ کس قدر بیہودگی اور بے دینی ہے کہ آج مسلمان قبروں پر جا کر ان سے مرادیں مانگتے ہیں اور ان کی پوجا کرتے ہیں۔ اگر قبروں سے کچھ مل سکتا تو اس کے لئے سب سے پہلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم قبروں سے مانگتے"

(ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۲۷۳)

پیر پرستی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور ایک شخص نے سجدہ کرنا چاہا تو آپ نے اس کا سر اٹھا کر فرمایا:۔

"یہ طریق جائز نہیں السلام علیکم کہنا اور معانقہ کرنا چاہیئے"

(ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۲۷۴)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو پاک کرتی ہے

حضرت سیّد میر داؤد احمد صاحب کے سانحۂ ارتحال پر

بھارت کی جماعتہائے احمدیہ اور احباب کرام کی طرف سے خطوط اور تاریں

حضرت سید میر داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ و ناظر خدمت درویشان کی وفات کے المناک سانحہ پر بھارت کی احمدیہ جماعتوں اور احباب کرام کی طرف سے تاروں اور خطوط کے ذریعہ سے وسیع پیمانہ پر تعزیت کا سلسلہ جاری ہے۔ سبھی احباب کرام نے اس درد کو اپنا درد محسوس کر کے مجھ سے اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے تعزیت کی ہے۔ میں ان تمام جماعتوں بھائیوں اور بہنوں نے مخلصانہ اور ہمدردانہ جذبات کی دل سے قدر کرتا ہوں۔ اور ان کی خدمت میں جزاکم اللہ احسن الجزاء پیش کرتا ہوں۔ چونکہ یہ ممکن نہیں کہ تمام خطوط اور قراردادوں کو من و عن شائع کیا جائے اس لئے صرف فہرست شائع کرنے پر اکتفا کیا جا رہا ہے۔

مرزا وسیم احمد قادیان

۱۔ لوکل انجمن احمدیہ قادیان قرارداد تعزیت
۲۔ وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان "
۳۔ جماعت احمدیہ سکندر آباد دکن "
۴۔ مکرم قریشی محمد دارو صاحب شاہجہانپور مع فیملی بذریعہ تار
۵۔ " مولوی محمد ابو الوفا صاحب کالیکٹ بذریعہ تار
۶۔ " مولوی سراج الحق صاحب مع اہلیہ حیدر آباد "
۷۔ " سید فضل عمر صاحب کیرنگ "
۸۔ " مولوی محمد ایوب صاحب ما بیر کوٹلہ بذریعہ چٹھی
۹۔ " عبد السلام صاحب ٹاک سرینگر "
۱۰۔ " قریشی محمد عقیل صاحب مع فیملی شاہجہانپور بذریعہ تار
۱۱۔ " مولوی عبد الحلیم صاحب مبلغ یادگیر بذریعہ چٹھی
۱۲۔ " مولوی عبد الرشید صاحب ضیا مبلغ مظفرپور "
۱۳۔ " مولوی شریف احمد امینی فاضل "
۱۴۔ " مولوی حکیم محمد دین صاحب مبلغ کلکتہ "
۱۵۔ " مولوی محمد یوسف صاحب زیروی گلبرگہ "
۱۶۔ " سید بشیر احمد صاحب لندن "
۱۷۔ " حافظ صالح محمد الہ دین صاحب سکندر آباد "
۱۸۔ " سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب سکندر آباد "
۱۹۔ " میاں محمود احمد صاحب گلوب کلکتہ "
۲۰۔ " سید محمد نور عالم صاحب نائب امیر "
۲۱۔ " شیخ یوسف احمد صاحب عرفانی بمبئی "
۲۲۔ " محمد صبغۃ اللہ صاحب بنگلور "
۲۳۔ " عبد المجید صاحب ٹاک اڑی پورہ کشمیر "
۲۴۔ " مولوی انصار احمد صاحب بھوپال "
۲۵۔ " جماعت احمدیہ کٹک اڑیسہ "
۲۶۔ " سید فضل احمد صاحب موٹ آبو "
۲۷۔ " جماعت احمدیہ بمبئی قرارداد تعزیت
۲۸۔ " ملک عبد الکریم صاحب سرینگر بذریعہ چٹھی
۲۹۔ " مولوی جلال الدین صاحب انسپکٹر بیت المال "
۳۰۔ " بابو محمد یوسف صاحب جموں "
۳۱۔ " قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بنگلور قرارداد تعزیت
۳۲۔ " مولوی محمد عمر صاحب مبلغ مدراس از کلکتہ بذریعہ چٹھی
۳۳۔ " مولوی بشیر احمد صاحب دہلی "
۳۴۔ " سیٹھ علی محمد الہ دین صاحب سکندر آباد "
۳۵۔ " خواجہ محمد صدیق صاحب فانی ڈوڈہ کشمیر "
۳۶۔ مکرمہ اعظم النساء صاحبہ صدر لجنہ حیدر آباد "
۳۷۔ مکرم مولوی سید محمد موسیٰ صاحب مبلغ کٹک بذریعہ چٹھی
۳۸۔ " مولوی محمد منور صاحب حیفا فلسطین
۳۹۔ " بشیر الدین الہ دین صاحب سکندر آباد "
۴۰۔ " مولوی فضل الٰہی صاحب انوری فرینکفورٹ جرمنی "
۴۱۔ " یوسف حسین صاحب حیدر آباد "
۴۲۔ " مولوی غلام نبی صاحب مبلغ سرینگر "
۴۳۔ " سید بدر الدین صاحب انسپکٹر وقف جدید کلکتہ "
۴۴۔ " جماعت احمدیہ دہلی "
۴۵۔ " عبد الحمید صاحب ڈیرہ کلکتہ "
۴۶۔ " عبد الکریم صاحب ملکانہ آگرہ "
۴۷۔ " جماعت احمدیہ بھدرک "
۴۸۔ " محمد عمر صاحب سہگل کلکتہ "
۴۹۔ " محمد بشیر صاحب سہگل کلکتہ "
۵۰۔ " جماعت احمدیہ کٹک قرارداد تعزیت
۵۱۔ " جماعت احمدیہ پینگاڈی "
۵۲۔ " جماعت احمدیہ حیدر آباد "
۵۳۔ " سید عبد القدیر صاحب کٹک بذریعہ چٹھی
۵۴۔ " بیگم محمد صاحب مدراس "
۵۵۔ " داؤد احمد صاحب عرفانی ورنگل "
۵۶۔ " جماعت احمدیہ بولنگیر اڑیسہ "
۵۷۔ " محمد شمس الحق صاحب بنگال "
۵۸۔ " سید منظور احمد صاحب بھوبنیشور "
۵۹۔ " محمد رفیع اللہ صاحب فیض آباد "
۶۰۔ " جماعت احمدیہ کالیکٹ "
۶۱۔ " پی محمد احمد صاحب پینگاڈی "
۶۲۔ " سیٹھ محمد عبد الصمد صاحب یادگیر "
۶۳۔ " محمد صادق صاحب حیدر آباد "
۶۴۔ " جماعت احمدیہ کیرنگ "
۶۵۔ " عبد القادر صاحب پینگاڈی "
۶۶۔ " جماعت احمدیہ مدراس بذریعہ تار

درخواستِ دعا۔ خاکسار کا پوتا عزیزم سید منیر احمد اچانک ایک مہلک مرض میں مبتلا ہو گیا ہے۔ حالت تشویشناک ہے عزیز کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے احباب کی دردمندانہ درخواست ہے

خاکسار ڈاکٹر سید حمید الدین احمد جمشید پور

آپ کا چندہ اخبار بدر ختم ہے

مندرجہ ذیل خریداران اخبار بدر کا چندہ آئندہ ماہ جون ۷۳ء میں کسی تاریخ کو ختم ہو رہا ہے۔ بذریعہ اخبار بدر بطور یاد دہانی آپ کی خدمت میں تحریر ہے کہ اپنے ذمہ کا چندہ اخبار بدر پہلی فرصت میں ادا کر دیں تاکہ آئندہ آپ کے نام اخبار جاری رہ سکے۔ ایسا نہ ہو کہ آپ کی عدم ادائیگی کی وجہ سے آپ کا اخبار بند ہو جائے۔ اور کچھ وقت کے لئے مرکزی حالات اور اہم ضروری اعلانات اور علمی مضامین کی آگاہی اور استفادہ سے محروم ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو آمین۔

منیجر بدر قادیان

نمبر خریداری	اسماء خریداران	نمبر خریداری	اسماء خریداران
ل - ۷	مکرم مستری محمد حسین صاحب قادیان	۱۶۰۹	مکرم ایم۔ ایچ رحمان صاحب
ل - ۱۳	" ہیڈ ماسٹر صاحب تعلیم الاسلام سکول	۱۶۵۳	" بی ایم بشیر احمد صاحب بنگلور
ل - ۱۹	" چوہدری بدر الدین صاحب عامل	۱۷۰۰	" مہر دین صاحب علمی لائبریری۔
۱۰۱۹	" مبارک احمد صاحب امروہہ	۱۷۰۷	" سید بشیر احمد صاحب سرینگر
۱۰۲۴	" سید وزارت حسین صاحب اورین	۱۷۲۸	" سید عمر صاحب حیدر آباد۔
۱۰۲۵	" قریشی محمد یوسف صاحب	۱۷۶۵	" ظہور احمد صاحب منڈاشی۔
۱۰۴۲	" سید محی الدین احمد صاحب ایڈووکیٹ	۱۷۷۹	" ایڈیٹر صاحب بھیم پترکا جالندھر
۱۰۶۷	" شیخ غلام ہادی صاحب بھدرک	۱۷۸۰	" یوسف حسین احمد صاحب۔
۱۰۷۶	" غلام احمد صاحب	۱۷۸۴	" میجر ڈاکٹر ایم۔ ایس قریشی صاحب
۱۰۸۸	" شیخ مبارک احمد صاحب	۱۷۹۷ F	" ایس۔ ایم۔ شہاب احمد صاحب کینیڈا
۱۰۹۴ F	" ایس کے احمد صاحب کینیڈا	۱۸۶۱	" عبد الباری صاحب اٹارسی
۱۱۰۵ F	" ایس۔ جی۔ احمد صاحب	۱۹۸۱	" خان حمید اللہ صاحب فانی۔
۱۱۴۵	" سید ابو صالح صاحب کٹک	۱۹۸۵	لائبریری گورنمنٹ ڈگری کالج اننت ناگ
۱۱۵۴	" فضل الرحمٰن صاحب	۱۹۹۸	مکرم محمد عبد العزیز صاحب کرنول۔
۱۲۱۷	" شکیل احمد صاحب حیدر آباد	۲۱۱۶	" ممتاز احمد صاحب بردوان
۱۲۵۵	" سی۔ پی۔ علی کٹی صاحب	۲۱۱۹	" پی۔ اے۔ خان صاحب
۱۲۷۹	" سید محمد یونس صاحب	۲۱۲۰	مکرمہ استانی اکبری بیگم صاحبہ۔
۱۳۷۹	" سید وثیق الدین احمد صاحب	۲۱۲۱	مکرم ایم۔ کے محمد صاحب منار گھاٹ
۱۴۱۰	" شیخ محمد امام صاحب	۲۱۲۲	" ڈاکٹر سمیع اللہ صاحب۔
۱۴۱۱	" ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب	۲۲۲۰	" ناصر احمد صاحب بڈھانوں
۱۴۴۲	" شفیع الدین صاحب	۲۲۲۱	" شریفہ بیگم صاحبہ۔
۱۴۴۶	" ایم۔ محمد ایوب صاحب۔	۲۲۲۴	" محمد سلیم صاحب زاہد جموں۔
۱۴۷۵	" عبد الغنی صاحب	۲۲۲۹	" مجلس خدام الاحمدیہ دعوان ساہی
۱۵۲۶	" محمد فہیم صاحب اٹارسی۔		

لازمی چندوں کا تارک یقیناً خدا تعالیٰ کے حضور جوابدہ ہوگا

جماعت کے ہر فرد کو یہ عزم کر لینا چاہیئے کہ چندہ عام۔ حصہ آمد۔ چندہ جلسہ سالانہ۔ جماعتی طور پر لازمی اور ضروری چندے ہیں۔ اور سب سے مقدم ہیں۔ کیونکہ ان کی بنیاد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود رکھی ہے۔ اور ان کی باقاعدگی کی تاکید کرتے ہوئے حضورؑ نے یہاں تک فرمایا:-

"جو شخص تین ماہ تک چندہ ادا نہ کرے گا اس کا نام سلسلۂ بیعت سے کاٹ دیا جائے گا۔ اور اس کے بعد کوئی مغرور یا لاپرواہ جو انصار میں داخل نہیں اس سلسلہ میں ہرگز نہ رہ سکے گا۔"

اس لئے عہدہ داران و سیکرٹری صاحبان مال اور مبلغین کرام کو خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ خوش قسمت ہیں وہ احباب جو دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے خدا کے دین کے لئے اپنے وعدوں کو پورا کرتے ہیں اور اُن کا ہر قدم قربانی کے میدان میں آگے ہی آگے بڑھتا چلا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے آمین ٭

ناظر بیت المال آمد قادیان

سیرالیون (مغربی افریقہ) میں تبلیغ اسلام

بقیہ صفحہ اوّل

دو دفعہ خطبہ جمعہ براہ راست مسجد احمدیہ سے براڈکاسٹ کیا گیا۔ اس کے علاوہ بھی MUSLIM MEDITATION کے پروگرام میں وقتاً فوقتاً جماعت کے نمائندگان جاکر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔ اس پروگرام میں اکثر مکرم امیر صاحب اور جنرل سیکرٹری صاحب بھی حصہ لیتے رہے۔ یہاں جماعت جس طرح اسلام کو احسن رنگ میں پیش کرتی ہے اس کی غیر مسلم بھی تعریف کرتے ہیں۔ ٹیلی ویژن پر بھی اسی طرح کا پروگرام جماعت کی طرف سے پیش کیا جاتا رہا۔

متفرق امور

امسال جون میں جب سیرالیون پارلیمنٹ کا پانچواں اجلاس شروع ہوا تو اس میں شمولیت کیلئے محترم امیر صاحب کو دوسرے مذہبی رہنماؤں کیساتھ دعوت نامہ ملا۔ دونوں بڑے عیسائی اور مسلمان رہنماؤں میں آپ کو صدر مملکت کے قریب نمایاں جگہ دی گئی۔ اجلاس کے بعد سٹیٹ پارٹی میں بھی آپ نے شرکت کی۔ اس اجلاس میں اپنی تفصیلی رپورٹ میں صدر مملکت نے اس بات کا اظہار کیا کہ احمدیہ جماعت کو حکومت نے چار کلینک منتقل کئے ہیں جہاں اب احمدیہ ڈاکٹر کام کر رہے ہیں۔

امسال ہمارے سیکنڈری سکولوں میں دس پاکستانی اساتذہ کے کنٹریکٹ ختم ہو چکے تھے۔ چنانچہ مشن کی طرف سے خاص کوشش کے بعد انہیں دوبارہ کنٹریکٹ دلوائے گئے۔

احمدیہ مشنری کالج گھانا سے دو مبلغ اپنی تعلیم مکمل کر کے واپس پہنچے۔ چنانچہ جماعت کی طرف سے اُن کا استقبال کیا گیا۔ نئی ٹرم کے لئے دو مزید طلباء گھانا بھجوائے گئے۔ تا پاکستانی مبلغین کے ساتھ لوکل مبلغین بھی اسلام کی خدمت کرنے میں ہمہ تن مصروف ہو جائیں۔ مشن کی طرف سے مزید سکول اور ہسپتال کھولنے کے لئے پوری کوشش کی جا رہی ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحیح اور احسن رنگ میں خدمت اسلام کی توفیق عطا فرمائے آمین ٭

رفتار وصولی چندہ وقف جدید

حسابات دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ چندہ وقف جدید کی وصولی کی رفتار بہت گر گئی ہے۔ اب تک کی وصولی تدریجی وصولی سے بہت کم ہے۔ میں سیکرٹریان مال اور صدر صاحبان کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حالیہ ارشاد کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:-

"جس وقت خدا تعالیٰ کے حضور کوئی عملی قربانی پیش کی جاتی ہے اس وقت سے اس پر ثواب شروع ہوتا ہے۔ آپ (چندہ وقف جدید مطابق وعدہ ادا نہ کر کے ماقبل) ثواب سے محروم رہے۔ اللہ تعالیٰ آپ پر اپنا فضل اور رحم فرمائے ...... اب ہمیں زیادہ دیر تک محروم نہیں رہنا چاہیئے بلکہ یہ عزم کر لینا چاہیئے کہ ہم نے ان بقایاجات کو پورا کرنا ہے۔"

پس عہدیداران کرام اپنی جدوجہد کو تیز کر دیں اور احباب کرام اپنے وعدوں کے مطابق جلد از جلد ادائیگی کر کے ممنون فرما دیں۔ امید ہے کہ احباب اپنے ذمہ بقایا چندہ وقف جدید کی سو فیصدی ادائیگی کی طرف فوری توجہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق بخشے آمین ٭

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

منظوری انتخاب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ

قادیان میں اجلاس عام انصار اللہ قادیان نے مکرم قریشی عطاء الرحمٰن صاحب کو بطور صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ برائے ہندوستان منتخب کیا۔ جس کی منظوری حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ نوازش عطا فرما دی ہے۔ یہ انتخاب ۷۶-۷۴-۳۰ تک تین سال کے لئے ہوگا۔

امید ہے کہ ہندوستان کے تمام ممبران و مجالس انصار اللہ ان کے ساتھ تعاون کریں گے۔ اللہ تعالیٰ اُن کو زیادہ سے زیادہ اور صحیح رنگ میں خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے فضلوں اور رحمتوں سے نوازے آمین ٭

(ناظر اعلیٰ قادیان)

جن مخلصین نے درویش فنڈ اور نصرت جہاں ریزرو فنڈ میں وعدے کر رکھے ہیں ان سے درخواست ہے کہ جلد ادائیگی کر کے ممنون فرمائیں اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو آمین۔ (ناظر بیت المال آمد قادیان)

۲۷ ہجرت (مئی) ـــ یومِ خلافت

بفضلہٖ تعالیٰ ۲۷ ہجرت (مئی) بروز اتوار ۱۹۷۳ء یومِ خلافت ہے۔ یہ وہ بابرکت دن ہے جب اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کے دَور میں پھر خلافتِ حقہ اسلامیہ کا نیا دور شروع ہوا۔ پس اس نعمت کی قدر و قیمت اور برکات و کرامات جو ہمیں ملی ہیں تحدیثِ نعمت کے طور پر عوام کو اُن سے آگاہ کریں اور اپنی نئی نسل کو بھی خلافت کی ضرورت۔ اہمیت اور اس کی برکات سے آگاہ کریں۔ اس غرض کو پُورا کرنے کے لئے اس مقدس دن کے شایانِ شان جلسے منعقد کریں۔ اور عوام کو ان اجلاسات میں شمولیت کی دعوت دیں۔ اور مختلف موضوعات پر تقاریر کا انتظام کیا جائے۔ تا سعید روحیں اس موقع سے فائدہ اٹھا سکیں۔

اجلاسات کی کارروائی مرتب کر کے جلد نظارت ہذا کو بھجوا دی جائے۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

احباب کی اطلاع کیلئے

محترم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی چٹھی ۳/۴/۲۸ میں تحریر فرماتے ہیں کہ

مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب مرحوم رضؓ اور مکرم و محترم شیخ بشیر احمد صاحب مرحوم کی وفات پر جن دوستوں اور جماعتوں نے آپ کے (خاکسار مرزا وسیم احمد) ذریعہ حضور اقدس کی خدمت میں اظہارِ تعزیت کے لئے قرار دادیں اور خطوط لکھے ہیں، حضور اقدس نے ان سب کے لئے دُعا فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے اور اخلاص میں برکت دے اور سلسلہ کے ہر دو بزرگ مرحومین کے درجات بلند فرمائے اور ان کے پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق دے آمین۔

خاکسار: مرزا وسیم احمد قادیان

دعائے مغفرت

خاکسار کے خُسر محترم محمد یٰسین شریف صاحب مورخہ ۲۹ اپریل کو سکندر آباد میں وفات پا گئے ہیں۔ مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدر آباد نے نمازِ جنازہ پڑھائی۔ مرحوم نے اپنے پیچھے دو لڑکے اور دو لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواستِ دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق دے آمین۔

خاکسار: یوسف احمد الٰہ دین سکندر آباد

درخواست ہائے دعا

(۱) ـــ مکرم نور الدین صاحب صدیقی آف میرٹھ کی اہلیہ صاحبہ کئی سالوں سے بیمار ہیں اب ان کو علیگڑھ ہسپتال میں داخل کیا گیا ہے۔ احباب اُن کی کامل شفایابی کے لئے خاص طور پر دعا فرما دیں ـــ (۲) ـــ عزیز عبد الحق صاحب فانی ڈوڈہ امسال بی۔ اے فائنل کا امتحان دے رہے ہیں۔ اُن کی نمایاں کامیابی کے لئے بھی احباب دعا فرما دیں۔ (خاکسار: عبد الرحمٰن امیر جماعت احمدیہ قادیان)

ضروری اعلان بابت امتحان لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ بھارت

زیرِ انتظام لجنہ مرکزیہ

ناصرات الاحمدیہ کے تینوں گروپس کے امتحان دینی کتب (راہِ ایمان۔ مختصر تاریخِ احمدیت اور یاد رکھنے کی باتیں) کے لئے مورخہ دس جون بروز اتوار تاریخ مقرر کی گئی ہے۔ اسی طرح لجنہ اماء اللہ امتحان مقرر کردہ کورس کے مطابق یکم جولائی بروز اتوار ہوگا۔ نصاب ناصرات و نصاب لجنہ اماء اللہ تمام لجنات کو بھجوایا جا چکا ہے۔ اور سالانہ رپورٹ کاپی میں بھی شائع ہو چکا ہے۔ صدر لجنہ اماء اللہ اور نگران ناصرات اپنی اپنی جگہ بہنوں اور بچیوں کو تیاری کرائیں۔ اور مرکز کو اطلاع دیں کہ کتنی بہنیں اور بچیاں امتحان میں شامل ہوں گی۔

نوٹ:۔ لجنہ اماء اللہ کے نصاب سے "یاد رکھنے کی باتیں" کتاب نکال دی گئی ہے۔ اس کتاب کے علاوہ باقی سارے نصاب کا امتحان ہوگا۔

خاکسار: امۃ القدوس
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان

امتحان کتب سلسلہ عالیہ احمدیہ

قبل ازیں بھی جملہ جماعتہائے احمدیہ بھارت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جا چکا ہے کہ امسال سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بے مثال کتاب "دعوت الامیر" کا امتحان ۱۴۔ اخاء ۱۳۵۲ ہش بمطابق ۱۴۔ اکتوبر ۱۹۷۳ء بروز اتوار ہوگا۔ جملہ عہدیدارانِ جماعت۔ مبلغین کرام اور معلمین وقفِ جدید مطلع رہیں۔ نصاب میں ابتداء سے لیکر ۵۷ تک ہے۔ بقیہ حصّے کا امتحان انشاء اللہ العزیز اگلے سال ہوگا۔

کتاب نظارت دعوۃ و تبلیغ سے تین روپے ہدیہ پر ملتی ہے۔ اصل قیمت چار روپے ہے۔ صرف امتحان کی غرض سے رعایت کر دی گئی ہے۔ محصُولِ ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔

لہٰذا جملہ احباب ابھی سے کتب منگوا کر تیاری شروع کر دیں اور جو دوست شامل ہونا چاہتے ہیں اُن کی فہرستیں جلد مکمل کوائف کے ساتھ نظارت ہذا کو بھجوا دی جائیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ اور ہر طرح حافظ و ناصر رہے آمین۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

آزاد ٹریڈنگ کارپوریشن ۵۸/۱ فیرس لین کلکتہ ۱۲

کسٹمر لیدر اور بہترین کوالٹی ہوائی چپل اور ہوائی شیٹ کیلئے ہم سے رابطہ قائم کریں:۔

AZAD TRADING CORPORATION,
58/1 PHEARS LANE CALCUTTA - 12.

درخواست ہائے دعا

(۱) ـــ میرے خسر محترم مولانا محمد ابراہیم صاحب فاضل کی بائیں آنکھ کا موتیا کا آپریشن ہوا ہے شفائے کاملہ عاجلہ کے لئے احباب کرام سے دُعا کی درخواست ہے۔

(۲) ـــ استاذی المحترم مولانا محمد حفیظ صاحب بقاپوری کی اہلیہ محترمہ امرتسر ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں ان کی کامل صحت یابی کے لئے بھی دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار محمد انعام غوری مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

یہ مت خیال فرمائیے

کہ آپ کو اپنی کار یا ٹرک کے لئے اپنے شہر سے کوئی پُرزہ نہیں مل سکا تو وہ پُرزہ نایاب ہو چکا ہے۔ آپ فوری طور پر ہمیں لکھئے یا فون یا ٹیلیگرام کے ذریعہ ہم سے رابطہ پیدا کیجیئے۔ کار اور ٹرک پیٹرول سے چلنے والے ہوں یا ڈیزل سے ہمارے ہاں ہر قسم کے پُرزے دستیاب ہو سکتے ہیں۔

آٹو ٹریڈرز ۱۶ مینگو لین کلکتہ ۱

AUTO TRADERS 16 MANGOE LANE CALCUTTA-1

تار کا پتہ "AUTOCENTRE" | فون نمبرز 23-1652 / 23-5222